باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC Certified
کوئٹہ سے شائع ہونیوالا بلوچستان کا کثیرالاشاعت روزنامہ
روزنامہ
Daily
BALOCHISTAN OBSERVER
Quetta
کوئٹہ
بلوچستان آبزرور
چیف ایڈیٹر نثار احمد
جلد 19 | منگل 27 اکتوبر 2026ء | 15 جمادی الاول 1448ھ | قیمت 5 روپے | شمارہ 190

پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کی رینکنگ اینڈ اسکورنگ میں دوگنا بہتری آئی ہے، جعفر مندوخیل

کوالٹی ایجوکیشن تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ماڈرن اسکلز ڈیولپمنٹ پر بھی خصوصی توجہ دیں

وہیں انتظامی اور تدریسی عملے کے جائز حقوق اور مراعات کے تحفظ وفراہمی کیلئے بھی بھرپور معاونت کرتے رہتے ہیں۔ گورنر مندوخیل

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل نے کہا کہ آپ سب گواہ ہیں کہ میں نے یونیورسٹی سینیٹ کے ہر اجلاس میں یکطرفہ فیصلوں کی بجائے اجتماعی دانش اور مشترکہ فیصلوں کو ہمیشہ اولیت دی ہے۔ سینیٹ اجلاس کے طے شدہ فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی مناسبت سے متعلقہ یونیورسٹی کو واضح ٹاسک دیتا ہوں اور ان پر عملدرآمد یقینی بنانے کیلئے متعلقہ وائس چانسلر اور پرو وائس چانسلر کو خصوصی طور پر جوابدہ ٹھہراتا (بقیہ 1 صفحہ 3 پر)

سرکاری امور میں غیر ضروری تاخیر کا خاتمہ اور بروقت فیصلوں کو یقینی بنانا ہے، میر سرفراز بگٹی

بلوچستان کے 28 سرکاری محکموں میں ای فائلنگ کے نظام کے تحت ایک لاکھ 83 ہزار سے زائد ای فائلز نمٹائی جاچکی ہیں، جبکہ سرکاری امور میں مزید تیزی، شفافیت اور مؤثر فیصلہ سازی کیلئے سمریز کی ڈیجیٹلائزیشن کا عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے

ڈیجیٹل گورننس محض ٹیکنالوجی کے استعمال کا نام نہیں بلکہ یہ سرکاری نظام میں شفافیت، رفتار اور جوابدہی کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے, وزیر اعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت سرکاری خدمات کی فراہمی میں بہتری اور ڈیجیٹل اصلاحات سے متعلق اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں صوبے کے سرکاری محکموں میں ڈیجیٹل نظام کے نفاذ اور انتظامی امور کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ بلوچستان کے 28 سرکاری محکموں میں ای فائلنگ کے نظام کے تحت ایک لاکھ 83 ہزار سے زائد ای فائلز نمٹائی جاچکی ہیں، جبکہ سرکاری امور میں مزید تیزی، شفافیت اور مؤثر فیصلہ سازی کیلئے سمریز کی ڈیجیٹلائزیشن کا عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں 10 سرکاری محکموں کی سمریز کو ڈیجیٹل نظام پر منتقل کرنے کا آغاز کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے ہدایت کی کہ (بقیہ 3 صفحہ 3 پر)

وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اسمبلی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں

بلوچستان حکومت کابینہ منظوری کے باوجود گندم نہ خرید سکی

اسلام آباد (این این آئی) حکومت بلوچستان صوبائی کابینہ سے منظوری کے باوجود گندم نہ خرید سکی، صوبے میں گندم (بقیہ 6 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے 3 افراد ہلاک جبکہ ایک شخص زخمی ہوگیا

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے 3 افراد ہلاک جبکہ ایک شخص زخمی ہو گیا۔ پولیس کے (بقیہ 7 صفحہ 3 پر)

یونیورسٹی سینیٹ کے ہر اجلاس میں یکطرفہ فیصلوں کی بجائے اجتماعی دانش اور مشترکہ فیصلوں کو ہمیشہ اولیت دی ہے، جعفر مندوخیل

یونیورسٹی کو مزید مستحکم اور فعال بنانے کیلئے دیگر اداروں سے تعاون اور رہنمائی حاصل کرنا ایک قابل تحسین اقدام ہے

کوئٹہ (این این آئی) گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل نے کہا کہ آپ سب گواہ ہیں کہ میں نے یونیورسٹی سینیٹ کے ہر اجلاس میں یکطرفہ فیصلوں کی بجائے اجتماعی دانش (بقیہ 4 صفحہ 3 پر)

بلوچستان میں ایف ڈبلیو او کی کارکردگی ناقص رہی ہے، سرفراز بگٹی

بلوچستان میں فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ اچھا نہیں رہا ہے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ اچھا نہیں رہا ہے بلوچستان میں ایف ڈبلیو او کی کارکردگی ناقص رہی ہے بلوچ قوم پرستی کی بات کرنے والے لوگ صوبے میں (بقیہ 5 صفحہ 3 پر)

بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے اجلاس

اسکالرشپس کی فراہمی کے نظام کو مزید مؤثر، شفاف اور نتیجہ خیز بنایا جائے

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے اجلاس یہاں چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا، جس میں ادارے کے غیر ضروری انتظامی اخراجات کم کرنے، تنظیم نو اور دستیاب وسائل کے مؤثر استعمال سے متعلق اہم امور کا جائزہ لیتے ہوئے ضروری فیصلے کیے گئے۔ اجلاس کو بریفنگ (بقیہ 8 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی، زیر تعمیر زرعی یونیورسٹی کے تعمیراتی کام پر مسلح افراد کا حملہ متعدد راکٹ لانچر داغ دیئے

تعمیراتی کام متاثر کام کی نگرانی پر تعینات بی سی پولیس کی جوابی فائرنگ مسلح افراد فرار ہوگئے

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی کے قریب زیر تعمیر زرعی یونیورسٹی کے تعمیراتی کام پر مسلح افراد کا حملہ متعدد راکٹ لانچر داغ دیئے تعمیراتی کام متاثر کام کی نگرانی پر تعینات بی سی پولیس کی جوابی فائرنگ مسلح افراد فرار ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی کے قریب نوتال پولیس تھانے کی حدود میں زیر تعمیر زرعی یونیورسٹی پر نامعلوم مسلح افراد نے حملہ کر دیا پولیس حکام کے مطابق مسلح افراد نے تین راکٹ داغے جس سے تعمیر بلڈنگ کو نقصان پہنچا تاہم اس سے کسی (بقیہ 9 صفحہ 3 پر)

خطے میں امن کیلئے کوششیں تیز، فیلڈ مارشل کی تجویز پر تہران میں اجلاس

سعودی وزیر دفاع بھی شریک، امریکا ایران کشیدگی اور اسرائیل کی توسیع پسندانہ پالیسیوں پر بات چیت کی گئی علاقائی امن وسلامتی کے فروغ کیلئے مذاکرات جاری رکھنے پر اتفاق، تہران میں 4 ملکی اجلاس کا اعلامیہ جاری

ایران اسلامی ممالک کے اتحاد اور باہمی مفاہمت کا باعث بننے والی ہر کوشش کی حمایت کرتا ہے، ایرانی صدر مسعود پزشکیان' دوبارہ فوجی کشیدگی روکنے کیلئے بات چیت کی راہیں کھولنے پر زور دیتے ہیں، امید ہے خطے میں امن کیلئے بحران کے خاتمے کا معاہدہ طے پا جائے، سعودیہ

تہران/ ریاض (این این آئی) فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی تجویز پر ایران کے دارالحکومت تہران میں مکہ اتحاد رکن ممالک اور ایران کا اہم اجلاس ہوا جس میں ایران کشیدگی اور اسرائیل کی توسیع پسندانہ پالیسیوں پر بات چیت کی گئی۔ ایرانی میڈیا کے مطابق جاری اعلامیہ میں کہا گیا کہ ایرانی قومی سلامتی کونسل کے سیکرٹری محسن رضائی نے اجلاس کی میزبانی کی، اجلاس میں صدر مسعود پزشکیان، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی بھی شریک ہوئے۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان اور ترکیہ کے انٹیلی جنس چیف ابراہیم قالن بھی موجود تھے۔ اعلامیے کے مطابق ایران، پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان پر مشتمل 4 ملکی اجلاس میں علاقائی امن وسلامتی کے فروغ کیلئے مذاکرات جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ تہران میں اس مشترکہ اجلاس کی تجویز فیلڈ مارشل عاصم منیر نے (بقیہ 2 صفحہ 3 پر)

وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی سمری اٹومیشن کے حوالے سے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

سنی میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے ایک شخص کو ہلاک کر دیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) چھچی کے علاقے سنی میں مسلح افراد کی فائرنگ سے نوجوان جانبحق ہوگیا پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی کے رہائشی نوجوان غازی خان ولد روشن خان جتوئی کو چھچی کے علاقے سنی میں مسلح افراد نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور فرار ہوگئے (بقیہ 15 صفحہ 3 پر)

بلوچستان اسمبلی اجلاس

دو تعلیمی اداروں کے مسودہ قوانین منظور، سرداری نظام کے خاتمے کی قرارداد نمٹا دی گئی

سرداری نظام کے خاتمے کے حوالے سے 1976 میں پہلے ہی قانون موجود ہے اور اس معاملے پر بلوچستان ہائی کورٹ کے تین آئینی درخواستوں میں فیصلے بھی موجود ہیں۔ اسپیکر نے اسی بنیاد پر قرارداد نمٹا دی

صوبے میں سرداری نظام کے خاتمے سے متعلق قرارداد پہلے سے موجود قانون اور عدالتی فیصلوں کی روشنی میں نمٹا دی گئی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان اسمبلی نے میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی اور ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ کیچ کے مسودہ قوانین منظور کر لیے، جبکہ صوبے میں سرداری نظام کے خاتمے سے متعلق قرارداد پہلے سے موجود قانون اور عدالتی فیصلوں کی روشنی میں نمٹا دی گئی۔ اجلاس میں قومی شاہراہوں پر حادثات کے متاثرین کو فوری طبی امداد فراہم کرنے کے نظام، این ایف سی ایوارڈ، سڑکوں کی (بقیہ 10 صفحہ 3 پر)

بلوچستان کی شاہراہوں پر مسافروں کا تحفظ یقینی بنایا جائے' عبدالقادر

محفوظ آمدورفت ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے

کوئٹہ (این این آئی) چیئرمین سینیٹ قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ بلوچستان کی قومی شاہراہوں پر مسافر کوچز، ٹرانسپورٹ عملے اور (بقیہ 16 صفحہ 3 پر)

گرم علاقوں میں شامل کرنے سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس حکومتی یقین دہانی پر نمٹا دیئے گئے،

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں قومی شاہراہوں پر حادثات کے متاثرین کیلئے ایمرجنسی رسپانس کے نظام میں بہتری اور پنجگور کو سرد علاقوں کی فہرست (بقیہ 12 صفحہ 3 پر)

بلوچستان کے عوام کو امن، حقوق اور انصاف کی ضرورت ہے' مولانا ہدایت الرحمٰن

سرداری نظام بل کی حمایت کر کے مذہبی پارٹی بھی بے نقاب ہوگئی، رکن صوبائی اسمبلی

کوئٹہ (این این آئی) امیر جماعت اسلامی بلوچستان و رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان کے عوام کو امن، حقوق اور انصاف کی ضرورت ہے۔ سرداری نظام بل کی حمایت کر کے مذہبی پارٹی بھی بے نقاب ہوگئی۔ بڑے بڑے سرکاری، نیم سرکاری اور قبائلی عہدے رکھنے والے تمام افراد کو عوام کی مشکلات اور مسائل کا احساس (بقیہ 11 صفحہ 3 پر)

آج صوبے بھر میں یوم سیاہ منایا جائے گا، محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی

کوئٹہ (این این آئی) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی حکومت بلوچستان کے ایک اعلامیے کے مطابق مورخہ 27 اکتوبر 2026 کو صوبے بھر میں یوم سیاہ منایا جائے گا

جھل مگسی' نامعلوم اغواء کاروں نے فائرنگ کر کے 2 مغویوں کو ہلاک کر دیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) جھل مگسی مسلح اغواء کاروں نے دو مغویاں کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا لاشیں گھاترہ کے علاقے روڈ کنارے پھینک کر فرار ہوگئے مسلح اغواء (بقیہ 13 صفحہ 3 پر)

بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد دمڑ سے میر سکندر عمرانی کی ملاقات

بلوچستان کی موجودہ سیاسی صورتحال، صوبے کو درپیش مسائل اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر کموڈیٹی مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ و چیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد دمڑ سے سابق صوبائی وزیر میر سکندر عمرانی نے ملاقات کی، جس میں بلوچستان کی موجودہ سیاسی صورتحال، صوبے کو درپیش مسائل اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ (بقیہ 14 صفحہ 3 پر)

بلوچستان کے شمالی علاقوں میں موسم سرد، قلات میں درجہ حرارت ایک ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم خشک رہنے کا امکان ہے جبکہ صوبے کے شمالی علاقوں میں صبح اور رات کے اوقات میں سردی کی شدت بڑھ گئی ہے (بقیہ 17 صفحہ 3 پر)

بلوچستان امن محبت رواداری اور پیار کا صوبہ ہے، حافظ طاہر اشرفی

کوئٹہ (این این آئی) قومی پیغام امن کمیٹی کے کوآرڈینیٹر حافظ طاہر اشرفی نے میتھوڈسٹ چرچ کے دورے کے موقع پر میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان امن محبت رواداری اور پیار کا صوبہ ہے۔ پاکستان (بقیہ 18 صفحہ 3 پر)

امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے کیلئے موثر اقدامات کیے جائیں، ضیاء لانگو

پشین سمیت صوبے بھر میں عوام کی جان و مال کا تحفظ اور امن و امان برقرار رکھنا حکومت کی اولین ترجیح ہے،

ضلع پشین میں فوری طور پر دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے، وزیر داخلہ بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیاء اللہ لانگو کی زیر صدارت پشین میں امن وامان کی صورتحال سے متعلق اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں ضلع میں امن وامان برقرار رکھنے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کیلئے مختلف اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اصغر ترین، اراکین صوبائی اسمبلی سید ظفر آغا اور اسفندیار کاکڑ، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ حمزہ شفقات، کمشنر پشین ڈویژن، (بقیہ 21 صفحہ 3 پر)

صوبائی محتسب کی ہدایت پر سوک سینٹر حب میں کھلی کچہری، شہریوں نے مسائل کے انبار لگا دیے

حب (این این آئی) صوبائی محتسب بلوچستان کی خصوصی ہدایت پر سوک سینٹر حب میں ریجنل ڈائریکٹر صوبائی محتسب (بقیہ 19 صفحہ 3 پر)

پشتون اور بلوچ طلبہ کیلئے مختص اسکالرشپس اور مخصوص نشستوں کو ختم کرنے کے بجائے ان میں اضافہ کیا جائے, خوشحال کاکڑ

پشتون قوم کی اصل شناخت امن، محبت، وفاداری، مہمان نوازی، بھائی چارے اور انسانیت کے احترام سے عبارت ہے

امن، بھائی چارے، قومی برابری اور باہمی احترام کے فروغ میں طلبہ (بقیہ 20 صفحہ 3 پر)

لسبیلہ کی مستحق خاتون کو 14,500 روپے ادا کر دیے گئے

وندر/ لسبیلہ (این این آئی) وفاقی محتسب اعلیٰ کی عوام دوست پالیسی اور (بقیہ 22 صفحہ 3 پر)

صوبائی وزیر کموڈیٹی مجمنٹ ڈیپارٹمنٹ وچیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد دمڑ سے سابق صوبائی وزیر میر سکندر عمرانی ملاقات کر رہے ہیں

حلقے میں عوامی خدمت اور ترقی کا عمل جاری رکھا جائے گا, کوہیار ڈومکی

حکومت عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی، تعلیم وصحت کے شعبوں کی بہتری اور ترقیاتی عمل کو مؤثر بنانے کیلئے اقدامات کر رہی ہے

لہڑی (این این آئی) صوبائی وزیر برائے انڈسٹریز اینڈ کامرس بلوچستان چیف سردار کوہیار خان ڈومکی نے ڈومکی ہاؤس لہڑی میں حلقہ انتخاب سے تعلق رکھنے والے عوام (بقیہ 23 صفحہ 3 پر)

بلوچستان اسمبلی' میر یونس عزیز زہری اور مولانا ھدایت الرحمٰن کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ

جب قرار داد نمٹا دی گئی ہے تو مولانا ہدایت الرحمٰن اس پر بات نہیں کر سکتے ہیں

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان سے سرداری نظام کے خاتمے کیلئے رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمان بلوچ کی قرارداد ایوان میں پیش نہیں ہوسکی،،، اسپیکر بلوچستان اسمبلی نے رولنگ دی کہ سرداری نظام کے خاتمہ کے حوالے سے پہلے سے 1976 کا قانون موجود ہے (بقیہ 24 صفحہ 3 پر)

سائرہ عطاء کا حب ڈیم پراجیکٹ حکام سے ہنگامی ٹیلی فونک رابطہ اور جوائنٹ سروے کی ہدایت

حب (این این آئی) حب ڈیم سے پانی کی قلت کے سنگین بحران پر کمشنر لسبیلہ ڈویژن سائرہ عطاء کا حب ڈیم پراجیکٹ حکام سے ہنگامی ٹیلی فونک رابطہ اور جوائنٹ سروے کی ہدایت کی۔ تفصیلات کے مطابق ضلع حب کے صنعتی زون اور شہری علاقوں کو پانی کی فوری فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے کمشنر لسبیلہ ڈویژن سائرہ عطاء نے ڈیم حکام کو وفاقی اداروں اور واپڈا کے ساتھ مل (بقیہ 25 صفحہ 3 پر)

عوامی نمائندے، سیاسی کارکنان اور قبائلی افراد جمعیت میں شامل ہو رہے ہیں، یونس عزیز زہری

عوام کے مسائل کے حل کیلئے اپنا کردار مزید فعال انداز میں ادا کرتے رہیں گے اور کسی کو مایوس نہیں کریں گے

جمعیت علماء اسلام ہمیشہ سے عوام کے حقوق اور اسلامی اقدار کے تحفظ کیلئے جدوجہد کرتی آئی ہے، پریس کانفرنس سے خطاب

خضدار (این این آئی) جمعیت علماء اسلام ضلع خضدار کے زیر اہتمام ایک پرہجوم پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، خضدار پریس کلب میں منعقدہ پریس کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام ضلع خضدار کے امیر و مرکزی سرپرست مولانا قمر الدین، اپوزیشن لیڈر بلوچستان اسمبلی میر یونس عزیز زہری، مفتی عبدالقادر شاہوانی، حافظ طلحہ قمر، اسماعیل زہری، مولانا جلیل احمد مردوئی حافظ محمد حافظ حمید اللہ مینگل و دیگر مرکزی وضلعی رہنما شریک (بقیہ 26 صفحہ 3 پر)

وہ سیاہ دن جب غاصب بھارت نے
غیرقانونی طور پر جموں وکشمیر پر قبضہ کیا
کشمیر
27 اکتوبر
یوم سیاہ
اہل کشمیر کے حق خودارادیت کو چھینا
اور پھر کیا اقوام متحدہ کی قراردادوں سے انکار
قابض بھارتی افواج کی بندوق کے زور پر کشمیریوں کی آواز دبانے کی ناکام کوشش
79 برس سے ظلم وستم اور جبر واستبداد سہتے ہر کشمیری کی ہے
بس ایک ہی پکار۔۔
ہم لے کر رہیں گے آزادی ہے حق ہمارا آزادی
حکومت بلوچستان اور عوام
کی جانب سے اہلِ کشمیر کی لازوال جدوجہد اور پختہ عزم کو سلام!
حق خودارادیت ملنے تک، ظلم کی سیاہ رات کے ٹلنے تک، ہر لمحہ، ہر فورم پر
کشمیری بہن بھائیوں کے شانہ بشانہ
SS NO 07/26.10.26
محکمہ تعلقاتِ عامہ | حکومتِ بلوچستان
www.dpr.gob.pk @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan @govtofbalochistan @dgpr_gob

پارلیمانی سیکرٹری سیاحت وثقافت، قانون و پارلیمانی امور نوابزادہ زرین خان مگسی، سیکرٹری سیاحت حمید اللہ ناصر اور ڈائریکٹر ثقافت داؤد خان ترین ڈائریکٹوریٹ آف کلچر بلوچستان کے زیر اہتمام منعقدہ بلوچستان یوتھ کلچرل ہارمنی فیسٹیول کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں

Daily
BALOCHISTAN Observer
Quetta
روزنامہ
بلوچستان آبزرور
کوئٹہ

پبلشر نثار احمد نے الکریم پرنٹنگ پریس سریاب پھاٹک بلمقابل سیلانی ویلفیئر سریاب روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر
دفتر روزنامہ بلوچستان آبزرور فلیٹ #2 یونیورسل کمپلیکس سیکنڈ فلور فیز ii جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا
کوئٹہ، فون نمبر 03312634009۔ اسلام آباد بیورو چیف 03335190142

موجودہ حکومت کی تعلیم دوست اقدامات

وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ملک بھر کے سرکاری سکولوں اور مدارس کے پانچ لاکھ ہونہار طالب علموں کو کروم بکس کی فراہمی کا اجرا کرتے ہوئے کہا ہے کہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر یہ طلبا و طالبات پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے، قوم کے نوجوانوں کو بااختیار بنانے کیلئے جس قدر وسائل درکار ہوئے، وہ فراہم کریں گے، تعلیم ایک ایسی دولت ہے جسے چوری نہیں کیا جا سکتا، تعلیم انسان کو معاشرے میں ممتاز بناتی ہے، دوسال میں پانچ لاکھ طالب علموں تک یہ کروم بکس پہنچائیں گے۔ تقریب میں غیرملکی مہمان بھی موجود ہیں جن کا خیرمقدم کرتے ہیں جو نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ صرف اور صرف قابلیت اور محنت کی بنیاد پر تعلیمی اداروں اور مدارس کے طلبا و طالبات میں یہ کروم بکس تقسیم کی جارہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ انہیں کروم بکس اور کتابوں کیلئے بیگ اور انٹرنیٹ مائی فائی بھی دیا جارہا ہے تاکہ گھر کے اندر بیٹھ کر بھی وہ ای لائبریری سے استفادہ حاصل کرسکیں اور دنیا سے جہاں چاہیں علم کے حصول کیلئے اس کروم بک کے ذریعے مستفید ہوسکیں گے۔ توقع ہے کہ ان جدید آلات کی مدد سے یہ طالب علم ممتاز اور قابل ترین افراد میں شمار ہوں گے۔ ماضی میں مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں نواز شریف کی قیادت میں گلگت بلتستان، آزاد کشمیر سمیت ملک بھر کے چھ لاکھ نوجوانوں کو قابلیت اور میرٹ کی بنیاد لیپ ٹاپ دیئے گئے۔ اس پروگرام سے مستحق اور یتیم بچے مستفید ہوئے کیونکہ ذہانت اور محنت کسی امارت یا غربت کی پابند نہیں ہونی چاہئے، اس کی بنیاد صرف اور صرف محنت ہونی چاہئے۔ ماضی میں چھ لاکھ لیپ ٹاپ دس سال میں تقسیم کئے گئے، اب یہ کروم بکس ہونہار طالب علموں کو دوسال کے قلیل عرصہ میں فراہم کی جائیں گی، اس شاندار ڈیوائس کی بدولت یہ طلبا و طالبات دنیا میں قابلیت اور ذہانت میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں گے۔ ان عطیات سے ثابت ہوتا ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں کو جو دن رات محنت کر کے پاکستان کا نام بلند کرتے ہیں، انہیں اپنے بچوں کی قابلیت اور ذہانت کا احساس اور حکومت پاکستان پر اعتماد ہے جس پر میں ان کا مشکور ہوں۔ ابھی چند دن پہلے ہم نے اسلام آباد میں دانش سکول کا افتتاح کیا، ملک بھر میں اس وقت 27 دانش سکول زیر تعمیر ہیں، یہ سکول معیاری تعلیم کے حوالہ سے نمایاں مقام رکھیں گے، تدریس، اساتذہ کے حوالہ سے یہ ادارے ممتاز ہوں گے جہاں پر کلاس روم میں سمارٹ بورڈ اور سکولوں میں ای لائبریریز کی سہولت ہوگی، تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں غیرنصابی سرگرمیوں کیلئے کھیل کے میدانوں سمیت دیگر سہولیات میسر ہوں گے، یہاں پر بچوں کو مفت بہترین رہائش اور کھانا فراہم کیا جائے گا۔ کسی بھی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس قوم کے بچوں کو عظیم شہری بنانے کیلئے ان کی معاونت کرے،

کیا میثاق سلامتی ہو پائے گا؟

پاکستان اس وقت تاریخ کے ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں ہر طرف سے آزمائش نے گھیرا ہوا ہے۔ یہ کسی ایک شہر یا ایک صوبے کی بات نہیں ہے، یہ پورے گھر کی کہانی ہے۔ جب گھر کے کسی کونے میں آگ لگتی ہے تو دھواں پورے گھر میں پھیل جاتا ہے، اور آج پاکستان کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔

سب سے پہلے بات کرتے ہیں مغرب اور شمال کے پہاڑوں کی۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی وہ وادیاں جو کبھی خوبصورتی اور مہمان نوازی کی علامت تھیں، آج وہاں خوف اور بے یقینی زیادہ ہے۔ سینٹر فار ریسرچ اینڈ سیکیورٹی اسٹڈیز کی تازہ ترین رپورٹ جو اکتوبر 2026 کے شروع میں آئی ہے، وہ ایک بہت تشویشناک تصویر پیش کرتی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق جولائی سے ستمبر 2026 تک صرف تین مہینوں میں ملک میں تشدد سے جڑی اموات میں 83 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ان تین مہینوں میں 385 پرتشدد واقعات ہوئے جن میں 1415 افراد جاں بحق اور 558 زخمی ہوئے۔ یہ اعداد وشمار اس لیے بھی اہم ہیں کیونکہ اس سے پہلے دو سہ ماہیوں میں تشدد میں کمی آ رہی تھی، لیکن تیسری سہ ماہی میں یہ اچانک بہت بڑا اضافہ ہے اور 2021 کے بعد سب سے بڑا سہ ماہی اضافہ ہے۔

اس سارے تشدد کا بوجھ تقریباً دو صوبوں نے اکیلے اٹھایا ہے۔ رپورٹ کہتی ہے کہ کل اموات کا 98 فیصد صرف بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں ہوا۔ بلوچستان سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ رہا جہاں 829 افراد جاں بحق ہوئے جو کل اموات کا تقریباً 59 فیصد بنتا ہے۔ خیبر پختونخوا میں 556 اموات ہوئیں جو کل کا تقریباً 39 فیصد ہے۔ اگر آپ واقعات کو دیکھیں تو بلوچستان میں 186 واقعات ہوئے جو کل واقعات کا 48 فیصد ہیں اور خیبر پختونخوا میں 173 واقعات ہوئے جو کل کا 45 فیصد ہیں۔ بلوچستان میں تو صورتحال سب سے زیادہ بگڑی ہے ، دوسری سہ ماہی میں جہاں 265 اموات تھیں وہ تیسری سہ ماہی میں بڑھ کر 829 ہو گئیں یعنی 213 فیصد اضافہ۔ خیبر پختونخوا میں بھی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں 38 فیصد اضافہ ہوا۔ ان دونوں صوبوں میں اس وقت بھی روزانہ کی بنیاد پر چیک پوسٹوں پر حملے،

سیدہ فائزہ شیرازی

ٹارگٹ کلنگ اور اغوا کی خبریں آ رہی ہیں، جس نے وہاں کے عام لوگوں کی زندگی بہت مشکل بنادی ہے۔

اب ذرا میدانوں کی طرف آتے ہیں یعنی کہ پنجاب اور سندھ کی طرف۔ یہاں گولیاں تو کم چلتی ہیں لیکن یہی دو صوبے اس ملک کی معیشت کا دل ہیں۔ اگر دل کمزور ہوگا تو پورا جسم کمزور ہوگا۔ پنجاب جو پورے ملک کو گندم اور کپاس دیتا ہے، وہاں اب کسان پریشان ہے۔ پانی کی کمی، موسموں کی بے ترتیبی اور کھاد کی مہنگائی نے فصل کو متاثر کیا ہے۔ دوسری طرف لاہور، فیصل آباد اور گوجرانوالہ جیسے بڑے شہروں میں سموگ اور فضائی آلودگی نے سانس لینا مشکل کر دیا ہے۔ ہر سال حالات کے مطابق تقریباً اکتوبر سے دسمبر تک سکول بند کرنا پڑتے ہیں اور ہسپتالوں میں سانس کے مریض بڑھ جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہی پرانا نظام، تھانہ کلچر، پٹواری نظام اور سرکاری دفاتر میں چھوٹی موٹی رشوت، جو کہ ایک عام آدمی کو آج بھی ذلیل کر رہی ہے۔ بیوروکریسی میں بار بار تبادلوں اور سیاسی مداخلت نے گورننس کو بہت کمزور کر دیا ہے۔

دوسری جانب سندھ کراچی جو پورے ملک کو 60 فیصد سے زیادہ ریونیو کما کر دیتا ہے، وہ خود بنیادی سہولتوں کو ترس رہا ہے۔ وہاں اسٹریٹ کرائم، پانی کی قلت اور ٹرانسپورٹ کا ناقص نظام تین بڑے مسئلے ہیں۔ صبح گھر سے نکلنے والا شخص شام کو خیریت سے گھر پہنچ گیا یا نہیں، اس کی کوئی ضمانت نہیں۔ اندرون سندھ، لاڑکانہ، سکھر، بدین اور تھرپارکر میں جائیں تو تصویر اور بھی خراب ہے۔ سرکاری سکول کی عمارت تو موجود ہے لیکن اندر استاد نہیں ہے، ہسپتال کی بلڈنگ تو ہے لیکن اندر دوا اور ڈاکٹر نہیں ہے۔ تعلیم اور صحت کے حوالے سے سندھ کے اعداد وشمار سب سے زیادہ خراب ہیں اور یہ کسی بھی حکومت کی کارکردگی پر بڑا سوالیہ نشان ہے۔

پھر وہ دو حصے جن کا ذکر الیکشن کے دنوں کے علاوہ اکثر مرکزی خبروں میں کم ہوتا ہے ، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر۔ گلگت بلتستان میں گزشتہ دوسالوں میں گلیشیئرز بہت تیزی سے پگھلے ہیں اور سیلاب نے ہنزہ، غذر اور دیامر میں سڑکوں اور پلوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ وہاں کا نوجوان بہت باصلاحیت ہے لیکن وہ آج بھی ایک ہی سوال پوچھ رہا ہے کہ اس کے آئینی حقوق کہاں ہیں، اسے تیز انٹرنیٹ کب ملے گا اور سی پیک کا فائدہ اس کے گھر تک کب پہنچے گا۔ وعدے تو بہت کیے گئے لیکن مقامی آبادی کو روزگار کے مواقع بہت کم ملے ہیں۔ آزاد کشمیر میں اسی اکتوبر 2026 میں مہنگائی اور بجلی کے بلوں کے خلاف بڑے احتجاج ہوئے۔ وہاں کے لوگوں کی شکایت ہے کہ جو بجلی منگلا ڈیم سے بنتی ہے وہی ان کو سب سے مہنگی کیوں ملتی ہے اور فیصلے مظفرآباد کے بجائے اسلام آباد میں کیوں ہوتے ہیں۔ لیکن اب دیکھ لیتے ہیں جیب کی حقیقت یعنی کہ معیشت۔ اس کہانی میں دو رخ دیکھتے ہیں۔ ایک سرکاری فائلوں کا رخ اور دوسرا بازار کا ہے۔

7 اکتوبر 2026 کو آئی ایم ایف نے پاکستان کے ساتھ اسٹاف لیول معاہدے کا اعلان کیا۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان کو تقریباً 1.21 ارب ڈالر ملیں گے، جس میں سے ایک ارب ڈالر ایکسٹینڈڈ فنڈ فیسلٹی کے تحت اور 210 ملین ڈالر کلائمیٹ ریزیلینس سہولت کے تحت ہوں گے۔ اس کے بعد دونوں پروگراموں کے تحت پاکستان کو ملنے والی کل رقم تقریباً 5.7 ارب ڈالر ہو جائے گی۔ آئی ایم ایف کے مطابق پاکستان کی معیشت نے پہلے تین کوارٹرز میں 4 فیصد ترقی کی لیکن توانائی کی قیمتوں اور سیلاب کی وجہ سے سپلائی میں خلل کی وجہ سے پورے مالی سال 2026 کی ترقی کا تخمینہ 3.6 فیصد رکھا گیا ہے۔ مہنگائی جو مئی میں بہت زیادہ تھی وہ ستمبر میں کم ہو کر 10.3 فیصد پر آ گئی ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر ستمبر کے آخر تک تقریباً 21.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں۔ حکومت اسی بنیاد پر کہتی ہے کہ مالی خسارہ کم ہو کر 2.6 فیصد پر آ گیا ہے۔

لیکن بازار کی صورتحال اس سے مختلف ہے۔ آئی ایم ایف خود اپنے اکتوبر کے ورلڈ اکنامک آؤٹ لک میں کہہ رہا ہے کہ سال بھر میں مہنگائی کی اوسط 9.9 فیصد رہے گی جو حکومت کے 8.2 فیصد کے ہدف سے زیادہ ہے۔ ورلڈ بینک کی اکتوبر کی رپورٹ کہتی ہے کہ پاکستان میں غربت کی شرح خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے۔ ہماری کمائی کا 50 فیصد سے زیادہ حصہ صرف قرضوں کی قسطوں میں چلا جاتا ہے۔ ساڑھے تین فیصد ترقی اس ملک کے لیے بہت کم ہے جہاں ہر سال 20 لاکھ نئے نوجوان نوکری کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ پی آئی اے کی نجکاری تو ہوگئی لیکن ابھی بھی بجلی کے ادارے، اسٹیل مل اور ریلوے جیسے درجنوں سفید ہاتھی خزانے پر بوجھ ہیں۔ ٹیکس کا سارا بوجھ تنخواہ دار طبقے پر ڈالا جا رہا ہے جبکہ بڑے زمیندار اور بڑے تاجر ابھی بھی ٹیکس نیٹ سے باہر ہیں۔

اس سب کے اوپر سیاسی کشیدگی کا زہر ہے۔ اکتوبر میں جب خیبر پختونخوا میں گورنر راج اور ایمرجنسی کی باتیں ہوئیں تو اس کا اثر سیدھا معیشت پر پڑا اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج ایک ہی دن میں تقریباً 2000 پوائنٹس گر گئی۔

میلسی پریس کلب کا قابلِ فخر اقدام فری آئی کیمپ کا انعقاد

میلسی پریس کلب عیدگاہ روڈ پر ایک روزہ فری آئی کیمپ کا انعقاد صرف ایک خبر نہیں، بلکہ انسانیت کی خدمت کا روشن باب ہے۔

>درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
>ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

میلسی پریس کلب عیدگاہ روڈ (رجسٹرڈ) میں عوامی فلاح و بہبود کے جذبے کے تحت جنت عزیز آئی ہسپتال گگومنڈی اور المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے اشتراک سے ایک روزہ فری آئی کیمپ لگایا گیا، جس میں 180 مریضوں کی آنکھوں کا مفت معائنہ کیا گیا، 142 مریضوں کو مفت ادویات و عینکیں فراہم کی گئیں جبکہ 38 مستحق مریض آپریشن کے لیے منتخب کیے گئے۔

>آنکھیں تو وہی ہیں، نظر میں فرق ہے
>کوئی ڈھونڈتا ہے عیب، کوئی ہنر دیکھتا ہے

اس فلاحی کیمپ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ منتخب 38 مریضوں کے آپریشن کر کے مفت لینز ڈالے جائیں گے اور انہیں آپریشن کے لیے مفت ٹرانسپورٹ اور کھانے کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ یہ ان غریب خاندانوں کے لیے امید کی کرن ہے جو مہنگے علاج کی استطاعت نہیں رکھتے۔

فری کیمپ کا افتتاح صدر مرکزی انجمن تاجران شیخ محمد سلیم، سینئر نائب صدر چوہدری اشفاق احمد، جنرل سیکرٹری ملک محمد کاشف، صدر میلسی پریس کلب سجاد احمد سعیدی، جنرل سیکرٹری میاں ندیم ممتاز، سینئر نائب صدر مہر اصغر علی اور سرپرست وہیلتھ میڈیا کوآرڈینیٹر سید واجد اکرم شاہ نے کیا۔ اس موقع پر مریضوں کی جلد صحت یابی اور کیمپ کی کامیابی کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

گازر سلطان
ڈاکٹر ذوالفقار احمد گازر
03076382663
drgazar935@gmail.com

>نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
>ڈبویا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

طبی ٹیم کی قیادت ڈاکٹر محمد عرفان سعیدی نے کی۔ ٹیم نے مریضوں کو آنکھوں کی بیماریوں سے بچاؤ کے حوالے سے قیمتی مشورے بھی دیے۔ بروقت تشخیص سے بینائی کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے، یہ پیغام اس کیمپ کا بنیادی مقصد تھا۔

اس موقع پر صدر میلسی پریس کلب سجاد احمد سعیدی نے کہا کہ یہ پریس کلب کے زیر اہتمام صحت عامہ کے حوالے سے چوتھا فری میڈیکل کیمپ ہے۔ صحافتی ذمہ داریوں کے ساتھ عوامی خدمت ہمارا مشن ہے۔

>خدمتِ خلق ہے اصل میں عبادت ساری
>اس سے بڑھ کر نہیں کوئی بھی ریاضت ساری

تقریب میں سرپرست اعلیٰ میاں عزیز الرحمٰن، چیئرمین احتساب کمیٹی محمد اسلم خان یوسفزئی، ملک محمد حنیف، ملک محمد احمد حبیب، راؤ ندیم، راؤ عابد علی، محمد یوسف امیر ہانسوی، خالد خان ملیزئی، اصغر قادری، محمد اکبر، ساجد شاہ، شیخ عمیر، محمود خان جوئیہ، امجد ستارا اور ظفر عمران سمیت مرکزی تنظیم انجمن تاجران کے عہدیداران نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

مرکزی تنظیم انجمن تاجران کی قیادت نے میلسی پریس کلب کی صحافتی وسماجی خدمات پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صحافت صرف مسائل اجاگر کرنے کا نام نہیں، بلکہ دکھی انسانیت کی عملی مدد بھی صحافت کا حسن ہے۔ میلسی پریس کلب شانہ بشانہ کھڑا ہے۔

>ہے جذبہ خدمت تو پھر کیسا ڈرنا
>اندھیروں میں بھی اپنا چراغ جلانا

بلاشبہ اس طرح کے فلاحی کیمپ معاشرے میں انسان دوستی، باہمی تعاون اور سماجی ذمہ داری کے احساس کو مضبوط کرتے ہیں۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ قلم اور خدمت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ میلسی پریس کلب کا یہ قدم لائقِ تحسین اور دیگر اداروں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

☆☆☆☆

27 اکتوبر یومِ سیاہ: مقبوضہ کشمیر کے شہداء کی قربانیاں آزادی کی امانت ہیں

27 اکتوبر کشمیری عوام کی تاریخ کا ایک ایسا دردناک دن ہے جو ہر سال ہمیں مظلوم کشمیریوں کی جدوجہد، ان کی لازوال قربانیوں اور حقِ خودارادیت کے

گوشہ چمن
03337752771
حافظ محمد صدیق مدنی
siddique.madani@gmail.com

لیے دی جانے والی بے شمار قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ یہ دن یوم سیاہ کے طور پر منایا جاتا ہے کیونکہ 27 اکتوبر 1947ء کو بھارتی فوجیں ریاست جموں و کشمیر میں داخل ہوئیں۔ اس واقعے نے خطے کی تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کیے اور مسئلہ کشمیر ایک طویل تنازعے کی صورت اختیار کر گیا۔ آج بھی کشمیری عوام کی ایک بڑی تعداد اپنے مستقبل کے فیصلے اور بنیادی حقوق کے حوالے سے انصاف کی منتظر ہے۔ کشمیر محض ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ ایک ایسی سرزمین ہے جس کے ساتھ کروڑوں انسانوں کے جذبات، تاریخی وابستگیاں اور آزادی کی آرزوئیں جڑی ہوئی ہیں۔ یہاں کے لوگوں نے اپنے حقوق، شناخت اور سیاسی مستقبل کیلئے طویل جدوجہد کی ہے۔ اس جدوجہد کے دوران بے شمار خاندانوں نے اپنے پیاروں کو کھویا، ماؤں نے اپنے بیٹوں کی جدائی کا دکھ سہا، بہنوں نے اپنے بھائیوں کی قربانیوں کو یاد رکھا اور بچوں نے اپنے والدین کے سائے سے محرومی برداشت کی۔ ان قربانیوں کی داستان محض ماضی کا حصہ نہیں بلکہ آج بھی کشمیری معاشرے کی اجتماعی یادداشت میں زندہ ہے۔ شہداء کی قربانیاں قوموں کی تاریخ میں ایک ایسی امانت ہوتی ہیں جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ مقبوضہ کشمیر کے شہداء نے اپنے حقوق اور اپنے مستقبل کیلئے جو قربانیاں دیں، وہ آنے والی نسلوں کیلئے عزم، استقامت اور حوصلے کا پیغام ہیں۔ ان قربانیوں کا تقاضا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو محض رسمی بیانات اور سالانہ تقریبات تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس کے منصفانہ اور پُرامن حل کے لیے سنجیدہ سفارتی، سیاسی اور انسانی حقوق کی کوششیں جاری رکھی جائیں۔ مسئلہ کشمیر جنوبی ایشیاء کے امن اور استحکام سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں جوہری صلاحیت کے حامل ممالک ہیں، اس لیے اس تنازعے کا پُرامن حل نہ صرف کشمیری عوام بلکہ پورے خطے کے مفاد میں ہے۔ جنگ، نفرت اور تصادم کسی مسئلے کا پائیدار حل نہیں ہو سکتے۔ پائیدار امن کے لیے ضروری ہے کہ کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کا احترام کیا جائے، ان کی آواز سنی جائے اور بین الاقوامی وعدوں و متعلقہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں مسئلے کے حل کیلئے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ اقوام متحدہ نے کشمیر کے مسئلے پر متعدد قراردادیں منظور کی ہیں جن میں بعض قراردادوں میں عوام کی رائے معلوم کرنے کے لیے استصوابِ رائے کا تصور بھی شامل ہے۔ تاہم ان قراردادوں پر عمل درآمد اور مسئلے کے حتمی حل کے حوالے سے کئی دہائیوں سے اختلافات اور رکاوٹیں برقرار ہیں۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ انسانی حقوق کے تحفظ، شہری آزادیوں اور پُرامن سیاسی عمل کے فروغ کے لیے اصولی اور مؤثر کردار ادا کرے۔ انسانی حقوق کسی قوم، مذہب یا سرحد کے محتاج نہیں ہر انسان کو عزت، تحفظ اور اپنے مستقبل کے بارے میں رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ 27 اکتوبر کا دن ہمیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ کسی قوم کی آواز کو نظرانداز کر کے دیرپا امن قائم نہیں کیا جا سکتا۔ کشمیری عوام کی مشکلات، ان کے سیاسی حقوق اور ان کی روزمرہ زندگی سے متعلق مسائل کو سنجیدگی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں، صحافیوں، دانشوروں اور اہلِ قلم پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ غیر جانب دارانہ تحقیق، مستند معلومات اور ذمہ دارانہ تحریر کے ذریعے مظلوم انسانوں کی آواز دنیا تک پہنچائیں۔ صحافت کا مقصد نفرت کو ہوا دینا نہیں بلکہ حقیقت کو سامنے لانا، انسانی وقار کا تحفظ کرنا اور انصاف کے لیے شعور پیدا کرنا ہے۔ پاکستانی قوم کے لیے مسئلہ کشمیر ایک اہم قومی اور انسانی مسئلہ ہے۔ اس حوالے سے پاکستان کا کردار مؤثر سفارت کاری، عالمی اداروں میں مسلسل آواز اٹھانے، انسانی حقوق کے تحفظ اور پُرامن حل کی حمایت کے ذریعے مزید مضبوط ہوسکتا ہے۔ قومی یکجہتی، سنجیدہ پالیسی اور مؤثر ابلاغ اس مقصد کے لیے ضروری ہیں۔ نوجوان نسل کو بھی مسئلہ کشمیر کی تاریخ، اس کے قانونی پہلوؤں اور موجودہ حالات سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ جذبات کے ساتھ ساتھ علم، دلیل اور ذمہ داری کی بنیاد پر اس مسئلے کو سمجھ سکے۔ یومِ سیاہ کا پیغام یہ نہیں کہ نفرت کو نسل در نسل منتقل کیا جائے بلکہ اس کا مقصد ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنا، شہداء کی قربانیوں کو یاد رکھنا اور انصاف پر مبنی امن کی جدوجہد جاری رکھنا ہے۔ شہداء کے احترام کا تقاضا ہے کہ ان کے مقصد کو انسانی وقار، بنیادی حقوق، سیاسی انصاف اور پُرامن جدوجہد کے اصولوں کے ساتھ آگے بڑھایا جائے۔ اختلافات کے باوجود مکالمے کے دروازے کھلے رکھنا اور شہریوں کے حقوق کی پاسداری کرنا ہی ایک بہتر مستقبل کی بنیاد بن سکتا ہے۔ آج 27 اکتوبر کے موقع پر ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم مقبوضہ کشمیر کے عوام کی مشکلات کو فراموش نہیں کریں گے، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف اصولی آواز بلند کریں گے اور مسئلہ کشمیر کے منصفانہ، پائیدار اور پُرامن حل کیلئے اپنی اخلاقی و سفارتی کوششوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔ کشمیری شہداء کی قربانیاں ایک ایسی تاریخی امانت ہیں جو ہمیں ذمہ داری، استقامت اور انصاف کا سبق دیتی ہیں۔ اس امانت کا حق ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے قول وعمل

خصوصی اشاعت

27 اکتوبر یوم سیاہ

کشمیر کے تمام حصوں اور بیرون ملک آباد کشمیری گزشتہ 78 سال کی طرح امسال بھی 27 اکتوبر کو ''یوم سیاہ'' منا رہے ہیں۔ کیونکہ آج سے 79 سال قبل اس تاریخ کو بھارتی مسلح افواج نے تمام بین الاقوامی قوانین اور اخلاقی ضابطوں کو بالائے طاق رکھ کر ریاست جموں وکشمیر پر ناجائز قبضہ کرلیا اور یہ جابرانہ وغاصبانہ تسلط آج تک قائم ہے۔ اس لیے اس دن کشمیری قوم ''یوم سیاہ'' مناتی ہے۔ کشمیریوں نے ڈوگرہ مظالم کے خلاف جہاد کر کے اور

کے۔ڈی چوہدری

قربانیاں دے کر بیس کیمپ (آزاد کشمیر) کا یہ خطہ آزاد کروا کر 24 اکتوبر 1947ء کو غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی سربراہی میں انقلابی حکومت قائم کی۔ مجاہدین فتوحات کے لیے جدوجہد میں مصروف تھے۔ مہاراجہ اس صورت حال سے بہت پریشان ہوا اور اپنے متوقع انجام سے حواس باختہ ہو کر سری نگر سے بھاگ کر جموں پہنچ گیا اور ریاست کے بھارت کے ساتھ نام نہاد الحاق کی درخواست دے دی۔ مہاراجہ نے کانگریس کے ساتھ ملی بھگت کر کے 26 اکتوبر 1947 کو اس نام نہاد الحاق کی آڑ میں بھارت نے اپنی فوجیں سری نگر میں اتارنا شروع کر دیں۔ لیکن اس کے برعکس حقائق یہ بتاتے ہیں کہ مہاراجہ نے الحاق کی درخواست پر دستخط نہیں کیے تھے۔ برطانوی مورخ اور محقق ایسٹرلیپ نے اس ضمن میں اپنی کتاب tragedyaofbirthA میں لکھا کہ ''مہاراجہ نے بھارت سے کشمیر کے الحاق کی دستاویز پر دستخط نہیں کیے تھے بلکہ یہ جعلی تھے''۔ مہاراجہ نے ریاست کے اندرونی مسائل پونچھ میں چلنے والی تحریک کے پیش نظر بھارت سے فوجی و مالی امداد کی درخواست کی تھی لیکن بھارت نے جان بوجھ کر تاخیر کی تاکہ مہاراجہ مایوس ہو کر کشمیر کا بھارت کے ساتھ مجبوراً الحاق کر دے جبکہ مہاراجہ کی ذاتی خواہش ریاست کی اندرونی خود مختاری قائم و برقرار رکھنے کی تھی۔ 25 نومبر 1947ء کو آئین ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ کشمیری عوام کو اظہار رائے کا موقع دیا جائے تو اس کی نگرانی اقوام متحدہ جیسے غیر جانبدار ادارے کو کرنی چاہیے۔ دسمبر 1947ء کو سری نگر کے لال چوک میں خطاب کے دوران پنڈت نہرو نے کہا تھا کہ ''ہمارا کشمیریوں کی سرزمین ہتھیانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور ہم کشمیریوں کو اپنی مرضی کے مستقبل کی ضمانت دیتے ہیں''۔ 15 جنوری 1948ء کو گوبالا سوامی آئینگر نے اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ کشمیری عوام کا اپنا فیصلہ ہوگا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ الحاق پر قائم رہتے ہیں یا ایک آزاد خود مختار ملک کی حیثیت سے رہنا چاہتے ہیں۔ 12 فروری 1951ء کو پنڈت نہرو نے اپنی پارلیمنٹ میں واضع کیا کہ کشمیر کوئی محض زمین کا ٹکڑا نہیں ہے جس کا سودا کر لیا جائے یہاں لاکھوں عوام سے مویشیوں کا سا سلوک نہیں کر سکتے۔ ستمبر 1951ء میں بھارت نے دستور ساز اسمبلی کے انتخابی پروگرام کا اعلان کیا تو اس موقع پر پاکستان نے جب اپنے ردعمل کا اظہار کیا تو اس کے جواب میں 9 مارچ 1951ء و سلامتی کونسل میں بھارت کے نمائندے برینی گال لاؤ نے اس امر کی یقین دہانی کروائی کہ دستور ساز اسمبلی اپنی رائے کا اظہار تو کر سکتی ہے لیکن فیصلے کی مجاز نہ ہوگی اور پھر 29 مارچ 1951ء کو بھی ایسی ہی یقین دہانی کرائی لیکن اس کے باوجود 24 جولائی 1952ء کو نام نہاد ریاستی اسمبلی نے کشمیر کے بھارت سے مہاراجہ کی الحاق کی توثیق کر دی اور اس وقت کے ریاستی وزیراعظم نے اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ توثیق آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ماحول میں نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حیثیت ہے کیونکہ اس رائے میں آزاد کشمیر، شمالی علاقہ جات اور مہاجرین جموں وکشمیر مقیم پاکستان کی مرضی شامل نہیں ہے۔ لیکن بھارت نے جب اس قرارداد کو اپنے مقاصد کیلئے اچھالنا شروع کیا تو پھر سلامتی کونسل نے 30 مارچ 1951 کی قرارداد کی منشاء اور 24 جون 1957ء کے ریاستی انتخابات کے حوالہ سے رائے دی کہ ریاستی اسمبلی کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قرارداد کو ہرگز متاثر نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ اسمبلی ایسے کسی فیصلہ کی مجاز ہے۔ بھارت مقبوضہ کشمیر کی سنگین صورتحال سے توجہ ہٹانے کے لیے پاکستان میں دراندازی کر رہا ہے اور اس نے ایک منظم منصوبہ بندی سے تحریک طالبان سے روابط قائم کر کے پاکستان میں دہشت گردی کا کوئی موقع ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیتا ہے۔ آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل نے 05 اکتوبر کو اپنی ایک تفصیلی پریس بریفنگ میں بھی واضع طور پر کہا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کے لیے کنٹرول لائن پر شہری آبادیوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے عالمی ادارہ اقوام متحدہ کو ایک مکتوب ارسال کر کے اسے بتایا ہے کہ بھارت نے رواں سال میں لائن آف کنٹرول کی 658 بار خلاف ورزی کی ہے جس سے 846 افراد شہید اور تین ہزار زخمی ہو گئے۔ 3500 گھر تباہ ہو گئے بھارت نے بھمبر سماہنی، کھوئیرٹہ، نکیال، درہ شیر خان، بٹل، کیل، چکوٹھی، حاجی پیر، شکری اور آٹھمقام کی سول آبادی کو نشانہ بنا کر عالمی قوانین کو مقبوضہ کشمیر میں مسلم آبادی کے تناسب کو روکنے کے لیے عملی اقدامات کرے کیونکہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے۔ اس رپورٹ میں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کے ہاتھوں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور اقوام متحدہ سے مداخلت کی اپیل کی گئی ہے۔ بھارت مقبوضہ کشمیر پر اپنی جابرانہ وغاصبانہ تسلط کو طوالت دینے کے لیے نت نئے ظالمانہ ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے اور حق آزادی کا نعرہ بلند کرنے والے کشمیریوں کی جدوجہد کو دہشت گردی قرار دے کر عالمی سطح پر گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہا ہے جبکہ بھارت کے اندر 66 سے زائد دہشت گرد تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ نریندر مودی اور اس کی آر ایس ایس کو تشویش اس بات پر ہے کہ تمام تر جابرانہ ہتھکنڈوں کے باوجود کشمیری پاکستان کے سرسبز ہلالی پرچم بلند کر کے بھارتی افواج کی گولیوں کی گھن گرج کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اسے کشمیری نوجوانوں کی استقامت کا اندازہ ہو جانا چاہیے اور مقبوضہ کشمیر سے اپنی فوجیں فی الفور نکال کر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو ان کا حق آزادی دینا چاہیے۔ مقبوضہ کشمیر وہ واحد ریاست ہے جو 72 سال سے بھارت کی سنگینوں کے سائے تلے سسک رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے حالیہ 72 ویں اجلاس کے موقع پر وزیراعظم پاکستان شاہد خاقان عباسی اور مستقل مندوب ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے انتہائی موثر انداز میں کشمیری کی ترجمانی کی ہے۔ پارلیمانی کشمیر کمیٹی کے موجودہ چیئرمین مسئلہ کشمیر سے نابلد ہیں جو ہر دور حکومت میں سیاسی و مذہبی بلیک میلنگ سے یہ عہدہ محض مراعات کے لیے حاصل کر لیتے ہیں۔ وفاقی حکومت پاکستان کو چاہیے کہ کشمیری لیڈروں بیرسٹر سلطان محمود چوہدری، جسٹس عبدالمجید ملک اور سردار عتیق احمد خان کے علاوہ مسئلہ کشمیر سے واقف حقیقی نمائندوں پر مشتمل وفود تشکیل دیکر بیرونی ممالک بھجوائے جو عالمی برادری کو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم سے آگاہ کریں اور کشمیر پر 72 سالہ بھارتی تسلط کے خاتمہ کے لیے موثر سفارتی کی جائے کشمیری عوام مسلح افواج پاکستان سے بہت سی امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں بھارتی را کے ایجنٹ کلبھوشن یادیو جو جعلی دستاویزات پر پاکستان میں تخریب کاری کی غرض سے آئے تھے کو فی الفور پھانسی کے پھندے پر لٹکایا جائے تاکہ بھارت کو دہشت گردانہ کاروائیوں کا مزا چکھایا جا سکے عالمی عدالت انصاف میں اس ضمن میں کیس کی موثر طور پر پیروی کی جائے۔ برصغیر میں کشمیر کی وادی کی اہمیت ہر دور میں رہی ، برطانوی تسلط کے بعد جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اس پر بھارت نے بزور طاقت قبضہ کرلیا جبکہ اس کے عوام دل وجان سے پاکستان سے الحاق کے حامی تھے اور قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی کشمیر کو شہ رگ کہا تھا۔ کشمیر کے عوام اسوقت سے آج تک بھارتی غلامی میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں اور اپنی آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ کشمیر کی تاریخ میں 27 اکتوبر ''سیاہ دن'' کے طور پر منایا جاتا ہے، اس دن پاکستان، آزاد کشمیر اور مقبوضہ وادی کشمیر سمیت دنیا بھر میں جہاں جہاں کشمیری آباد ہیں، بھارتی تسلط کے خلاف ''یوم سیاہ'' مناتے ہیں، کل جماعتی حریت کانفرنس کے رہنماؤں سید علی گیلانی اور میرواعظ عمر فاروق کی اپیل پر 27 اکتوبر کو ہر سال کی طرح امسال بھی ہڑتال کے ساتھ کشمیری عوام جلسے' جلوس' مظاہروں میں مقبوضہ کشمیر پر بھارتی فوج کشی اور قبضے کے خلاف شدید احتجاج کریں گے اور عالمی برادری کی بھی توجہ مبذول کروائیں گے کہ آج ہی کے دن 27 اکتوبر 1947ء کو مقبوضہ کشمیر کی سرزمین پر بھارت نے زبردستی تسلط کے لئے فوج کشی کی گئی اور پھر مقبوضہ کشمیر کے عوامی کی آزادی کو سلب کرلیا گیا، اس سیاہ دن بارے دنیا کے کئی ممالک میں آگاہی مہم بھی چلائی جائے گی۔

ہر سال کی طرح امسال بھی کشمیری قیادت مقبوضہ وادی کشمیر میں ''یوم سیاہ'' کے موقع پر کشمیر پر بھارتی جبر و استبداد اور کرفیو کے باوجود شہدا کے مشن کی تکمیل تک جدوجہد آزادی جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کریں گی۔

27 اکتوبر 1947ء برصغیر کی تاریخ میں ہمیشہ ''سیاہ دن'' کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے کہ اسی دن بھارتی فوج کا پہلا دستہ مقبوضہ وادی کشمیر میں داخل ہوا۔ بھارتی افواج نے سری نگر ائیرپورٹ پر اترنے کے بعد بارہ مولا کی طرف بڑھنا شروع کیا ، تاکہ آزادی کشمیر کے متوالوں کو روکا جاسکے اور یوں اسلحہ سے لیس بھارتی افواج نے مجاہدین آزادی جو نامساعد حالات اور ناکامی سازوسامان سے بھی محروم تھے پر حملہ کر کے ان کی پیش قدمی روک دی جس پر مجاہدین اوڑی اور ٹیٹوال کی طرف چلے گئے مگر بھارتی افواج کے مزید دستے جموں کے ساتھ سری نگر سے اوڑی، پونچھ بھی پہنچ گئیا گر چہ ان کو زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور ایک سال تک بے سروسامان مجاہدین بغیر کسی بیرونی امداد کے بھارتی افواج کا جس طرح مقابلہ کرتے رہے اس کی گواہ تاریخ کے صفحات ہیں کہ اس وقت مقبوضہ وادی میں بھارت کی تین ڈویژن فوج کو مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور آزادی کے متوالوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے دشمن کے سامنے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور اسوقت سے آج تک کشمیری مجاہدین اپنی جانوں کا نذرانہ دیتے چلے آرہے ہیں۔ اس وقت سے قابض بھارتی افواج مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی دھجیاں جس طرح دھجیاں اڑا رہی ہے اس پر عالم اقوام بھی مہر بہ لب ہے ، اگر چہ گاہے بگاہے چند عالمی تنظیمیں وہاں ہونے والے مظالم بارے دنیا کو بتاتی رہی ہیں، چند سال پہلے انسانی حقوق کی ہی ایک بھارتی رضا کاروں کی تنظیم کی طرف سے رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ وادی میں فرضی جھڑپوں' حراست کے دوران اموات اور جنسی زیادتیوں کے دوسو سے زائد واقعات میں بھارتی فوج کے ساتھ پولیس اداروں سے وابستہ لوگ بھی ملوث پائے گئے۔ اس رپورٹ میں مزید کہا گیا تھا کہ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں امن بحالی کے نام پر کشمیریوں کو ختم کرنے کے لئے سرگرم ہے۔ جب مظلوم کشمیر کی اپنے دکھوں کے مداوا کے لئے مقامی عدالتوں سے رجوع کرتے ہیں تو وہ بھی تعصب کا مظاہرہ کرتی اور بھارتی فوج کی پشت پناہی کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ مگر دنیا دیکھ رہی ہے مقبوضہ کشمیر کے رہنے والے اپنے خون سے نئی تاریخ رقم کررہے ہیں جبکہ اقوام عالم اس وقت بھی خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ مگر کشمیریوں کو یقین ہے کہ ان کا خون ایک دن ضرور رنگ لائے گا۔ نہتے اور بے گناہ کشمیریوں پر 69 سالوں سے بھارتی سکیورٹی فورسز نے مظالم کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے وہ انسانی حقوق کے علمبردار عالمی اداروں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کیونکہ کشمیریوں کو اقوام متحدہ کی قرارداد کی وجہ سے حق خودارادیت ملنا چاہئے مگر گذشتہ سالوں کی تاریخ کو دیکھا جائے تو بھارتی فوج ظلم وتشدد کا ہر ہتھکنڈہ آزما رہی ہے مگر کشمیریوں میں آزادی کی تڑپ کو کم نہیں کر سکی۔ آزادی کی آواز اٹھانے پر گذشتہ برسوں کے دوران ستر ہزار سے زیادہ کشمیری اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور دس ہزار کے قریب لاپتہ ہوئے۔ پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت نوجوانوں کو مسلسل قید میں رکھا جاتا ہے اور مقبوضہ وادی میں کالے قانون کے تحت کوئی بھی فوج کسی بھی شخص کو عدالتی اجازت کے بغیر کوئی مارسکتا ہے یا کسی مکان کی تلاشی لے سکتا ہے یہ سلسلہ تاحال جاری ہے یا کسی مکان کی تلاشی لے سکتا ہے یہ سلسلہ تاحال جاری ہے اور ''امن کی آشا'' کا راگ الاپنے والا بھارت کشمیری باشندوں پر ظلم وستم کرنے کے باوجود اپنے مکروہ چہرے پر مصنوعی چہرہ لگائے اقوام عالم کو بے وقوف بنا رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ سالہا سال سے کشمیری بچے بوڑھے جوان اور خواتین تک نے آزادی کیلئے جو قربانیاں دیں اور اب تک جو جدوجہد کر رہے ہیں دنیا کی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی۔

آج مقبوضہ وادی میں ظالم بھارتی فوج نہتے کشمیریوں پر جو پیلٹ گن سے ان کے جسموں کو چھلنی کر رہی ہے میڈیا کے ذریعے ساری دنیا ان ہولناک مناظر کو دیکھ رہی ہے جب ننھے ننھے معصوم پھولوں تک کو نشانہ بنایا گیا۔ دیکھا جائے مسئلہ کشمیر عالمی امن کے لئے مستقل خطرہ ہے جس کا حل ناگزیر ہے اس کا حل یہی ہے کہ مقبوضہ وادی کے رہنے والوں کو ''حق خودارادیت'' دیا جائے۔۔

☆☆☆☆

بقیہ 1

ہوں۔ آج تمام یونیورسٹیوں کے امور میں شفافیت، ڈسپلن اور جوابدہی کو یقینی بنانے کی اس حکمت عملی کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں جن میں صوبے کی تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کی رینکنگ اینڈ اسکورنگ میں دوگنا بہتری آئی ہے۔ میر چاکر خان رند یونیورسٹی سبی کی کارکردگی میں کافی بہتری آئی ہے تاہم بہت کچھ کرنا اب بھی باقی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گورنر ہاؤس کوئٹہ میں میر چاکر خان رند یونیورسٹی سبی کے پانچویں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر بلوچستان ہائی کورٹ کے جسٹس سردار احمد حلیمی، سینیٹر دوستین ڈومکی، صوبائی سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن ہاشم خان غلزئی، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ممتاز علی بلوچ، پرو وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عالم ترین، ایڈیشنل سیکرٹری عبدالمالک اچکزئی، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے نمائندے، پرنسپل سیکرٹری ٹو گورنر بلوچستان عبدالناصر دوتانی سمیت تمام سینیٹ ممبران بھی موجود تھے۔ سبی یونیورسٹی کے پانچویں سینیٹ اجلاس کے ممبران سے گفتگو کرتے ہوئے گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے خصوصی ہدایت دی کہ مذکورہ یونیورسٹی میں ٹیچنگ فیکلٹی کی کمی کو 15 دن کے اندر پورا کیا جائے۔ یونیورسٹی کو مزید مستحکم اور فعال بنانے کیلئے دیگر اداروں سے تعاون اور رہنمائی حاصل کرنا ایک قابل تحسین اقدام ہے۔ گورنر مندوخیل نے واضح کیا کہ جہاں وہ ہر سرکاری یونیورسٹی کی کارکردگی پر کڑی نظر رکھتے ہیں وہیں انتظامی اور تدریسی عملے کے جائز حقوق اور مراعات کے تحفظ و فراہمی کیلئے بھی بھرپور معاونت کرتے رہتے ہیں

بقیہ 2

اپنے حالیہ دورایران کے دوران پیش کی جسے ایرانی حکام نے قبول کیا۔ اسماعیل بقائی نے بتایا کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس ہے جس میں ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی بھی شریک ہوئے۔ انھوں نے کہا کہ اجلاس میں مختلف علاقائی اور سکیورٹی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا جن میں ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ فوجی کشیدگی بھی شامل ہے۔ بقائی کے مطابق خطے کی صورتحال، علاقائی سلامتی اور باہمی تعاون کے مختلف پہلو اس اجلاس کے اہم موضوعات تھے۔ چار ملکی اجلاس سے خطاب میں ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ ایران اسلامی ممالک کے اتحاد اور باہمی مفاہمت کا باعث بننے والی ہر کوشش کی حمایت کرتا ہے۔ مسعود پزشکیان نے کہا کہ مسلم ممالک اپنی مشترکہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دنیا کے سامنے انصاف اور ترقی کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں، اسلامی ممالک کا اتحاد اسرائیل کو جارحیت جاری رکھنے سے روک سکتا ہے۔ ایرانی صدر نے کہا کہ اسرائیل کا خیال تھا کہ فوجی جارحیت ایران کو جھکنے پر مجبور کر دے گی، تاہم دباؤ اور فوجی کارروائیوں نے ایرانی قوم کے اتحاد کو مزید مضبوط کیا ہے۔ مسعود پزشکیان کے مطابق خطے نے حالیہ برسوں میں اسرائیلی جرائم کی وسیع لہر دیکھی ہے، نقصانات اور مشکلات کے باوجود ایرانی قوم اپنے وطن کے دفاع پر ڈٹی رہی۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنے کا تصور غلط ہے۔ صدر پزشکیان نے کہا کہ ایران مسلم ممالک کے درمیان اتحاد، سلامتی اور ترقی کے فروغ میں بھرپور تعاون کرنے کیلئے تیار ہے۔ اس موقع پر انہوں نے غزہ، لبنان، ایران اور خطے کے دیگر حصوں پر ہونے والے اسرائیلی حملوں کی شدید مذمت کی۔ ایرانی صدر نے اپنے ملک کے جوہری پروگرام کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ایران جوہری ہتھیاروں کے حصول کا خواہاں نہیں ہے تاہم وہ جوہری عدم پھیلا کے معاہدے کے تحت اپنی پرامن جوہری سرگرمیاں جاری رکھنے کے حق پر پوری طرح قائم ہے۔ قبل ازیں پاکستان، سعودی عرب اور ترکیے کے حکام سے ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے ملاقات کی۔ اس سے قبل ایرانی سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سیکرٹری محسن رضائی نے پاکستان، سعودی عرب اور ترکیے کے اعلیٰ حکام کا استقبال کیا۔ دوسری جانب ایوان صدر سے جاری کیے گئے بیان میں بتایا گیا کہ صدر مسعود پزشکیان نے پیر 26 اکتوبر 2026 کی سہ پہر سعودی عرب کے وزیر دفاع خالد بن سلمان، پاکستانی فوج کے سربراہ عاصم منیر اور ترکی کے انٹیلی جنس ادارے کے سربراہ ابراہیم کالین سے ملاقات میں اسلامی ممالک کے درمیان ان ملاقاتوں اور مذاکرات کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ انھوں نے عالم اسلام کی بنیادی مشترکات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا عقیدہ اور یقین ہے کہ اسلامی ممالک کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی بنیاد پر اخوت اور اتحاد کے اصول کو اپنے تعلقات کی بنیاد بنانا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور انھیں مسلم اقوام کو نشانہ بنانے والے خطروں اور اقدامات کے خلاف ایک متحد قوت کی طرح کھڑے ہونا چاہیے، اگر ہم اس بنیادی اصول کو اپنے باہمی تعلقات کی بنیاد بنائیں تو اسلامی ممالک کے درمیان اختلافات اور مسائل پیدا ہونے کی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔ قبل ازیں ریاض سے سعودی وزارت خارجہ کے مطابق شہزادہ خالد بن سلمان مکہ دفاعی معاہدے میں شامل ممالک کے نمائندوں کے ہمراہ تہران پہنچے۔ سعودی وزارت خارجہ کے مطابق دورہ تہران کا مقصد موجودہ بحران کم اور سفارتی حل کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ سعودی وزارت خارجہ کے مطابق ملاقاتوں میں پاکستان اور قطر کی طرف سے کی گئی ثالثی کی کوششوں کی حمایت کرنا ہے۔

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا ہے کہ 27 اکتوبر کو یوم سیاہ منانے کا مقصد کشمیر پر بھارتی قبضے کے خلاف آواز بلند کرنا اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کے حق خودارادیت کی حمایت کرنا ہے۔ آج ملک بھر میں جلسوں، جلوسوں اور ریلیوں کے ذریعے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے اپنے پیغام میں کہا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ سمیت عالمی سطح کے ہر اہم فورم پر مسئلہ کشمیر کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا ہے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کیلئے اپنا موثر کردار ادا کرے اور کشمیری عوام کو ان کا بنیادی حق خودارادیت دلوانے کیلئے عملی اقدامات اٹھائے۔ واضح رہے کہ پاکستان کشمیر اور فلسطین سمیت دنیا بھر کی محکوم اقوام اور مظلوم طبقات پر ہونے والے ظلم و جبر کے خلاف ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی برادری کی توجہ ان مظالم کی جانب مبذول کرائی جائے اور کشمیری عوام کے جائز حقوق کے حق میں عالمی رائے عامہ کو موثر انداز میں ہموار کیا جائے۔

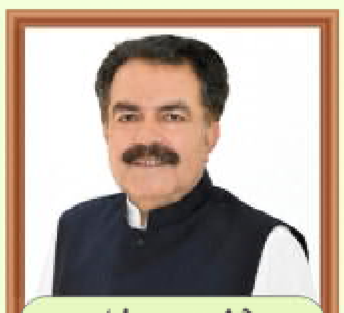

جعفر خان مندوخیل

گورنر بلوچستان

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ 27 اکتوبر یوم سیاہ کشمیر کشمیری عوام کی قربانیوں، جدوجہد آزادی اور حق خودارادیت کی یاد دہانی کا دن ہے۔ بلوچستان کے عوام اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کے جائز حق خودارادیت کی حمایت جاری رکھیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 27 اکتوبر 1947ء کشمیر کی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے، جب بھارتی افواج مقبوضہ جموں و کشمیر میں داخل ہوئیں۔ یہ دن کشمیری عوام پر مسلط کی گئی ناانصافیوں اور ان کی طویل جدوجہد کی یاد دلاتا ہے۔ کئی دہائیوں سے جاری مشکلات کے باوجود کشمیری عوام نے اپنے بنیادی حقوق، آزادی اور حق خودارادیت کے لیے عزم و حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ مسئلہ کشمیر محض ایک علاقائی تنازع نہیں بلکہ انسانی حقوق، انصاف اور عوام کو اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کرنے کا حق دینے کا معاملہ ہے۔ کشمیری عوام کی امنگوں کا احترام اور اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق مسئلے کا منصفانہ اور پرامن حل خطے میں پائیدار امن کے لیے ناگزیر ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کشمیری عوام کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں۔ جغرافیائی فاصلے اور علاقائی تنوع کے باوجود پاکستانی قوم کا رشتہ باہمی اخوت، مشترکہ اقدار اور یکجہتی کے مضبوط احساس سے جڑا ہوا ہے۔ بلوچستان کے عوام اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ یکجہتی کے اس رشتے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی جائز جدوجہد میں خود کو ان کے ساتھ شریک سمجھتے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ یوم سیاہ کشمیر عالمی برادری کے لیے بھی ایک اہم پیغام رکھتا ہے کہ کشمیری عوام کے بنیادی حقوق اور ان کی امنگوں کو نظر انداز کر کے پائیدار امن قائم نہیں کیا جاسکتا۔ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل اور کشمیری عوام کو ان کا تسلیم شدہ حق خودارادیت دلانے کے لیے مؤثر کردار ادا کرے۔ وزیر اعلیٰ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان کشمیری عوام کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کی قربانیاں اور اپنے حق کے لیے ان کا عزم اس حقیقت کی یاد دہانی ہیں کہ آزادی، انصاف اور وقار ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ یوم سیاہ کشمیر کے موقع پر ہمارا پیغام واضح ہے کہ بلوچستان کے عوام اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کے حق خودارادیت کی حمایت میں ان کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملاتے رہیں گے۔

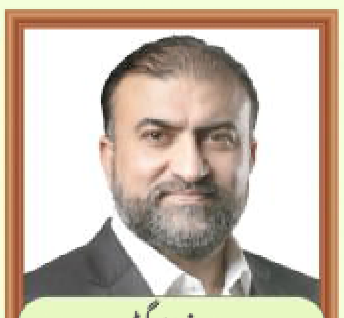

میر سرفراز بگٹی

وزیر اعلیٰ بلوچستان

بقیہ 3

سرکاری امور کو جدید ڈیجیٹل نظام پر منتقل کرنے کے عمل میں مزید تیزی لائی جائے اور تمام متعلقہ محکمے اس ضمن میں اپنی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری امور میں غیر ضروری تاخیر کا خاتمہ اور بروقت فیصلوں کو یقینی بنانا ناگزیر ہے تاکہ انتظامی معاملات کو زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنایا جاسکے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈیجیٹل گورننس محض ٹیکنالوجی کے استعمال کا نام نہیں بلکہ یہ سرکاری نظام میں شفافیت، رفتار اور جوابدہی کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے سرکاری امور کی انجام دہی میں بہتری لانے سے نہ صرف انتظامی کارکردگی میں اضافہ ہوگا بلکہ عوام کو بھی بہتر اور بروقت خدمات فراہم کی جاسکیں گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومتی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے روایتی طریقہ کار کی جگہ مؤثر اور جدید ڈیجیٹل نظام اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ سرکاری فائلوں اور سمریز کی ڈیجیٹلائزیشن سے فیصلہ سازی کے عمل کو تیز کرنے، غیر ضروری تاخیر کم کرنے اور سرکاری معاملات کی نگرانی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ہدایت کی کہ ڈیجیٹلائزیشن کے عمل میں تمام متعلقہ محکموں کے درمیان مؤثر رابطہ کاری اور معاونت یقینی بنائی جائے تاکہ اصلاحاتی اقدامات کو مقررہ اہداف کے مطابق آگے بڑھایا جاسکے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جدید ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال کے ذریعے صوبائی انتظامی نظام کو زیادہ شفاف، فعال اور عوامی ضروریات سے ہم آہنگ بنایا جائے گا۔

بقیہ 4

اور مشترکہ فیصلوں کو ہمیشہ اولیت دی ہے۔ سینیٹ اجلاس کے طے شدہ فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی مناسبت سے متعلقہ یونیورسٹی کو واضح ٹاسک دیتا ہوں اور ان پر عملدرآمد یقینی بنانے کیلئے متعلقہ وائس چانسلر اور پرو وائس چانسلر کو خصوصی طور پر جوابدہ ٹھہراتا ہوں۔ آج تمام یونیورسٹیوں کے امور میں شفافیت، ڈسپلن اور جوابدہی کو یقینی بنانے کی اس حکمت عملی کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں جن میں صوبے کی تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کی رینکنگ اینڈ اسکورنگ میں دوگنا بہتری آئی ہے۔ میر چاکر خان رند یونیورسٹی سبی کی کارکردگی میں کافی بہتری آئی ہے تاہم بہت کچھ کرنا اب بھی باقی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گورنر ہاؤس کوئٹہ میں میر چاکر خان رند یونیورسٹی سبی کے پانچویں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر بلوچستان ہائی کورٹ کے جسٹس سردار احمد حلیمی، سینیٹر دوستین ڈومکی، صوبائی سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن ہاشم خان غلزئی، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ممتاز علی بلوچ، پرو وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عالم ترین، ایڈیشنل سیکرٹری عبدالمالک اچکزئی، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے نمائندے، پرنسپل سیکرٹری ٹو گورنر بلوچستان عبدالناصر دوتانی سمیت تمام سینیٹ ممبران بھی موجود تھے۔ سبی یونیورسٹی کے پانچویں سینیٹ اجلاس کے ممبران سے گفتگو کرتے ہوئے گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے خصوصی ہدایت دی کہ مذکورہ یونیورسٹی میں ٹیچنگ فیکلٹی کی کمی کو 15 دن کے اندر پورا کیا جائے۔ یونیورسٹی کو مزید مستحکم اور فعال بنانے کیلئے دیگر اداروں سے تعاون اور رہنمائی حاصل کرنا ایک قابل تحسین اقدام ہے۔

بقیہ 5

پل گرا رہے ہیں سڑکیں تباہ کر رہے ہیں ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ بلوچستان کے اجلاس میں نقطہ اعتراض پر رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کا کہنا تھا کہ این ایچ اے بلوچستان میں کام نہیں کر رہا ہے، این ایچ اے کے پروجیکٹ ڈائریکٹر بلوچستان نہیں آتے ہیں۔ ڈاکٹر مالک بلوچ کے نقطہ اعتراض پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ ہمارا خیال تھا کہ فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن ایک آرگنائز ادارہ ہے وہ کوالٹی کی بات کرتے ہیں ہم نے انہیں بغیر ٹینڈر کے پروجیکٹس دیئے لیکن میرے علاقے میں ناقص سڑک بنائی جسے بعد میں ہمیں خود درست کرنا پڑا، وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ ایف ڈبلیو او والے پروجیکٹس لے کر پیٹی ٹھیکیداروں کو دے دیتے ہیں اور وہ پیٹی ٹھیکیدار کام نہیں کرتے ہیں یہ پورا ایوان متفقہ ہے کہ ایف ڈبلیو او کو جو پروجیکٹس دیئے گئے تھے وہ اس میں کام کرنے میں بری طرح فیل ہو گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان کا کہنا تھا کہ صوبے میں ترقیاتی منصوبے عام بلوچستانی کے لئے ہیں ان پر حملے کرنے والوں، پل گرانے والوں اور سڑکیں تباہ کرنے والے بلوچوں کے خیر خواہ نہیں ہیں وہ صوبے کو لاحاصل جنگ میں ڈال رہے ہیں۔

بقیہ 6

کا بحران مزید شدت اختیار کر گیا۔ پاسکو سے حکومت بلوچستان کے گندم خریدنے کا معاملہ 2 ماہ سے تعطل کا شکار ہے، صوبائی کابینہ نے 2 ماہ پہلے گندم خریداری سے متعلق منظوری دی تھی، جو تا حال عمل میں نہ لائی جاسکی ہے۔ بلوچستان میں گندم کا بحران مزید شدت اختیار کر گیا، فلار ملز مالکان کے مطابق 100 کلو گندم کی بوری کی قیمت 14 ہزار روپے اور 100 کلو آٹے کی بوری 16 ہزار 300 روپے تک پہنچ گئی۔

بقیہ 7

مطابق کوئٹہ کے علاقے سنزل روڈ پوڈگلی چوک پر نامعلوم افراد نے لین دین کے معاملے پر فائرنگ کر کے 3 افراد صادق ولد صدیق، باسط ولد محمد صدیق اور ایک نامعلوم شخص کو ہلاک جبکہ حبیب ولد محمد صادق کو زخمی کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے۔ پولیس نے نعشیں قبضے میں لیکر ہسپتال پہنچا کر ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دیں اور مقدمہ درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی۔ دریں اثناء جاں بحق ہونے والے افراد کے ورثاء نے نعشیں رکھ کر احتجاجاً گولی مار چوک کو ہر قسم کی ٹریفک کیلئے بند کر دیا گیا جس کے بعد سڑک کے دونوں جانب گاڑیوں کی لمبی لمبی لائنیں لگ گئیں اور شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ ورثاء کا کہنا تھا کہ پولیس ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہی ہے اور لاشوں کو ہسپتال بھی نہیں لے جانے دیا جا رہا ہے اس لئے ہم نے احتجاجاً گولی مار چوک کو ٹریفک کیلئے بند کیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قتل میں ملوث ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

بقیہ 8

دیتے ہوئے بتایا گیا کہ ادارے کے انتظامی اخراجات میں کمی کے ذریعے بچت سے حاصل ہونے والے وسائل مزید طلبہ کو اسکالرشپس فراہم کرنے کیلئے بروئے کار لائے جائیں گے، تاکہ زیادہ سے زیادہ مستحق اور باصلاحیت طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں معاونت فراہم کی جاسکے اس موقع پر وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ ایک اہم ادارہ ہے جس کا بنیادی مقصد طلبہ کو تعلیم کے بہتر مواقع فراہم کرنا اور مالی مشکلات کے باعث اعلیٰ تعلیم سے محروم رہ جانے والے نوجوانوں کی معاونت کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادارے کے تنظیم نو کے ذریعے اس کی کارکردگی کو مزید بہتر بنائی جائے گی اور انتظامی اخراجات میں کمی کے ساتھ دستیاب وسائل کو زیادہ مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے گا وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شہداء کے بچوں، اقلیتوں اور ٹرانس جینڈر کمیونٹی کو اسکالرشپس کی فراہمی ایک اہم اقدام ہے جو تعلیم تک مساوی رسائی اور معاشرے کے مختلف طبقات کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنے کے عزم کا عکاس ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اسکالرشپس کی فراہمی کے نظام کو مزید مؤثر، شفاف اور نتیجہ خیز بنایا جائے، تاکہ وظائف حقیقی معنوں میں مستحق طلبہ تک پہنچ سکیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ تعلیم کا فروغ اور مستحق و باصلاحیت طلبہ کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنا حکومت بلوچستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ سرکاری وسائل کے دانشمندانہ استعمال اور ادارہ جاتی اصلاحات کے ذریعے زیادہ سے زیادہ طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں معاونت فراہم کی جائے گی۔ اجلاس میں چیف ایگزیکٹو آفیسر بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ خالد ماندائی نے ادارے کی کارکردگی اور امور سے متعلق بریفنگ دی

بقیہ 9

قسم کا جانی نہیں ہوا پولیس کے مطابق تعمیراتی کام کی نگرانی وسکیورٹی پر معمور بی سی پولیس کی جوابی فائرنگ سے مسلح افراد فرار ہو گئے واقعے کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور پورے علاقے کی ناکہ بندی کر کے مسلح افراد کی تلاش شروع کر دی۔

بقیہ 10

تعمیر اور پنجگور کو گرم علاقوں کی فہرست میں شامل کرنے سمیت مختلف امور پر بحث۔ پیر کو بلوچستان اسمبلی کا اجلاس اسپیکر عبدالخالق اچکزئی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس کے آغاز میں سابق آرمی چیف جنرل ریٹائرڈ عبدالوحید کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اجلاس میں رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے نقطہ اعتراض پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں ویمن ڈویلپمنٹ کے دفاتر کھولنے کیلئے فنڈز دستیاب نہیں، جبکہ نئے صوبے بنانے کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت نیا این ایف سی ایوارڈ نہیں دے رہی اور صوبے کے حصے سے کٹوتی کی جا رہی ہے، جس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر اس معاملے پر صوبے کے نمائندے متحد نہ ہوئے تو مستقبل میں تنخواہوں کی ادائیگی کیلئے ہر ماہ اسلام آباد جانا پڑے گا۔ قومی شاہراہوں پر حادثات کے متاثرین کو فوری طبی امداد فراہم کرنے کے نظام سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس مولانا ہدایت الرحمان نے پیش کیا۔ وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے ایوان کو بتایا کہ صوبے کی آٹھ شاہراہوں پر 39 ایمرجنسی سینٹرز قائم کیے گئے ہیں، جہاں 900 تربیت یافتہ اہلکار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بعدازاں توجہ دلاؤ نوٹس نمٹا دیا گیا۔ رکن اسمبلی رحمت صالح بلوچ نے ضلع پنجگور کو سرد علاقوں کی فہرست سے نکال کر گرم علاقوں کی فہرست میں شامل کرنے سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا، جسے وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی پر نمٹا دیا گیا۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلنس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون پیش کیا، جسے ایوان نے منظور کر لیا۔ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ کیچ کا مسودہ قانون پیش کیا، جسے بھی اسمبلی نے منظور کر لیا۔ بلوچستان سے سرداری نظام کے خاتمے سے متعلق قرارداد مولانا ہدایت الرحمان نے پیش کرنا تھی، تاہم اسپیکر عبدالخالق اچکزئی نے رولنگ دیتے ہوئے کہا کہ سرداری نظام کے خاتمے کے حوالے سے 1976 میں پہلے ہی قانون موجود ہے اور اس معاملے پر بلوچستان ہائی کورٹ کے تین آئینی درخواستوں میں فیصلے بھی موجود ہیں۔ اسپیکر نے اسی بنیاد پر قرارداد نمٹا دی۔ رکن اسمبلی زابد ریکی نے ضلع ماشکیل میں سڑکوں کی تعمیر سے متعلق قرارداد پیش کی، جسے اسمبلی نے منظور کر لیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے کہا کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی بلوچستان میں کام نہیں کر رہی اور اس کے پروجیکٹ ڈائریکٹر بھی صوبے نہیں آتے

بقیہ 11

کرنا چاہیے۔ اگر سرداروں اور نوابوں نے اپنے اپنے علاقوں میں عوام کی فلاح و بہبود کیلئے اپنے نام سے مفت اور معیاری ہسپتال، تعلیمی ادارے اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کی ہوتیں تو آج بلوچستان کے عوام مسائل کے دلدل میں اس قدر نہ پھنسے ہوتے۔ جماعت اسلامی ہر ظالم اور ظلم کے خلاف جبکہ ہر مظلوم کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ میں مختلف وفود سے ملاقاتوں کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا کہ بلوچستان کے وسائل اور معدنیات یہاں کے عوام کی حالت بدلنے، نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے اور تعلیم و صحت کی سہولیات بہتر بنانے پر خرچ ہونے چاہئیں۔ بدقسمتی سے بلوچستان کے عوام آج بھی امن، حقوق اور انصاف کیلئے ترس رہے ہیں، کاروبار اور تجارت تباہی کا شکار ہیں، شاہراہوں پر مشکلات بڑھ رہی ہیں، جبکہ عوام کے وسائل پر ان کا حق تسلیم کرنے کے بجائے انہیں مسلسل محرومیوں سے دوچار رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کے ووٹ اور اعتماد کو بار بار ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔ عوام نے اپنے بہتر مستقبل کی امید پر نمائندے منتخب کیے، لیکن فارم 47 کے نمائندے مسلط عوام کے بنیادی مسائل آج بھی حل طلب ہیں

بقیہ 12

سے نکال گرم علاقوں میں شامل کرنے سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹسز حکومتی یقین دہانی پر نمٹا دیئے گئے، میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلنس نارتھ ڈیرہ بگٹی اور ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ کیچ کے مسودات قانون منظور کر لئے گئے بلوچستان اسمبلی کا اجلاس اسپیکر عبدالخالق اچکزئی کی زیر صدارت منعقد ہوا، اجلاس میں رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمٰن نے قومی شاہراہوں پر حادثات کے متاثرین کیلئے ایمرجنسی رسپانس کے نظام میں بہتری سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا۔ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ کا کہنا تھا کہ صوبے کی 8 شاہراہوں پر 39 میڈیکل ایمرجنسی رسپانس سینٹرز بنائے گئے ہیں ان ایمرجنسی سینٹرز میں 900 تربیت یافتہ عملہ موجود ہے پچھلے ایک سال میں 1 لاکھ 48 ہزار 293 زندگیاں بچائی گئیں ہیں حکومتی یقین دہانی پر توجہ دلاؤ نوٹس نمٹا دیا گیا، پنجگور کو سرد علاقوں کی فہرست سے نکال گرم علاقوں میں شامل کرنے سے متعلق رحمت صالح بلوچ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی پر نمٹا دیا گیا۔ بلوچستان اسمبلی کا اجلاس دس نومبر کی سہ پہر تین بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔

بقیہ 13

کاروں کے ہاتھوں سے قتل ہونے والے مغوی افراد کی تعداد چار ہو گئی جبکہ ایک مغوی اب بھی اغواء کاروں کی تحویل میں ہے۔ پولیس کے مطابق 17 اکتوبر کو پولیس تھانہ کوٹرہ کی حدود گنداواہ کھاری جاتے ہوئے مسلح افراد کے ہاتھوں اغواء ہونے والے پانچ افراد میں سے دو مغوی افراد مولوی صادق ابڑو اور لیاقت علی ابڑو کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور انکی لاشیں گھاترہ کے علاقے میں روڈ کنارے پھینک کر فرار ہو گئے پولیس حکام کو یہ بتانا ہے کہ اس سے قبل دو مغوی افراد کو پہلے ہی قتل کیا جا چکا ہے جن کی تعداد اب چار ہو گئی ہے جبکہ ایک مغوی اب بھی اغوا کاروں کی تحویل میں ہے واقعے کی اطلاع پر پولیس کی نفری اور مقامی افراد کی بڑی تعداد جائے وقوع پر پہنچ گئے اور لاشوں کو قبضے میں لیکر ڈسٹرکٹ ہسپتال گنداواہ منتقل کر دیا جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاشیں ورثاء کے کے حوالے کر دی گئیں۔ پولیس مزید کارروائی کر رہی ہے۔

بقیہ 14

خیال کیا گیا ملاقات کے دوران صوبے میں سیاسی استحکام، باہمی رابطوں کے فروغ اور عوامی مسائل کے حل کیلئے مثبت سیاسی مکالمے کی اہمیت پر گفتگو کی گئی۔ دونوں رہنماؤں نے اس امر پر زور دیا کہ بلوچستان کی ترقی، عوام کی خوشحالی اور صوبے میں پائیدار امن کے قیام کیلئے تمام سیاسی قوتوں کے درمیان باہمی احترام، افہام و تفہیم اور تعمیری روابط کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے اس موقع پر انہوں نے کہا کہ عوامی مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے صوبے کی ترقی اور خوشحالی کیلئے مثبت سوچ، سنجیدہ مشاورت اور مشترکہ کاوشوں کو اہمیت دی جانی چاہیے ملاقات خوشگوار ماحول میں ہوئی، جس میں صوبے کی سیاسی صورتحال اور بلوچستان کے روشن مستقبل کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا گیا۔

بقیہ 15

واقعے کی اطلاع پر پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی اور لاش اپنی تحویل میں لیکر ہسپتال منتقل کر دی جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی گئی پولیس مزید کارروائی کر رہی ہے۔

بقیہ 16

عام شہریوں کی حفاظت کیلئے مؤثر اور مربوط سکیورٹی انتظامات ناگزیر ہیں۔ شہریوں کو اپنے روزگار، علاج، تعلیم اور اہل خانہ سے ملاقات کیلئے بلاخوف سفر کی سہولت ملنی چاہیے۔ یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ مسافر گاڑیوں کو زبردستی روکنا، شہریوں کو یرغمال بنانا یا اغوا کرنا ناقابل قبول ہے۔ ایسے جرائم میں ملوث عناصر کے خلاف قانون کے مطابق مؤثر کارروائی اور شہریوں کا تحفظ متعلقہ اداروں کی اولین ذمہ داری ہے۔ سینیٹر محمد عبدالقادر نے مطالبہ کیا کہ صوبائی حکومت اور متعلقہ ادارے کوچز اور مسافروں سے متعلق سامنے آنے والی اطلاعات کی فوری تصدیق کر کے حقائق عوام کے سامنے لائیں، تاکہ اہل خانہ کی تشویش دور ہو اور غیر مصدقہ اطلاعات کا پھیلاؤ روکا جا سکے۔ کسی بھی مسافر کے لاپتا یا اغوا ہونے کی تصدیق کی صورت میں اس کی بحفاظت بازیابی کو فوری ترجیح دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ کراچی سمیت بلوچستان کی اہم شاہراہوں پر حساس مقامات کی نگرانی، مؤثر گشت اور فوری امدادی کارروائی کی صلاحیت بہتر بنائی جائے

بقیہ 17

۔موسم میں تبدیلی اور خنکی میں اضافے کے ساتھ ہی کوئٹہ سمیت مختلف علاقوں میں گیس کی لوڈشیڈنگ اور کم پریشر جبکہ بجلی کی اعلانیہ اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نے شہریوں اور گھریلو صارفین کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ طویل عرصے سے بارشیں نہ ہونے کے باعث موسم میں خشکی برقرار ہے جبکہ بدلتے موسم کے ساتھ نزلہ، زکام اور کھانسی جیسی موسمی بیماریوں کی شکایات بھی سامنے آ رہی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم خشک رہنے کا امکان ہے، تاہم شمالی اضلاع میں صبح اور رات کے اوقات میں سرد موسم برقرار رہنے کی توقع ہے۔ درجہ حرارت کے اعداد و شمار کے مطابق کوئٹہ میں کم سے کم درجہ حرارت 5، قلات میں ایک، زیارت میں 2، ژوب میں 14، سبی میں 23، تربت میں 24، نوکنڈی میں 15 اور چمن میں 9 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ ساحلی علاقے گوادر میں کم سے کم درجہ حرارت 22 اور جیوانی میں 23 ڈگری سینٹی گریڈ رہا۔ دوسری جانب موسم سرد ہونے کے باوجود کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف علاقوں میں گیس کی لوڈشیڈنگ اور کم پریشر کے باعث شہریوں کو کھانا پکانے اور گھریلو امور کی انجام دہی میں مشکلات کا سامنا ہے۔

بقیہ 18

مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ملک ہے جہاں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آزادانہ زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ ایک تاریخی چرچ ہے اس کا نظام منصفانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان ایک دوسرے کے مذاہب و مسالک کے احترام کا پیغام دیتا ہے۔ قومی پیغام امن کمیٹی خوبصورت پاکستان کی تصویر ہے۔ جس میں تمام مذاہب و مسالک کے نمائندے موجود ہے۔ قومی پیغام امن کمیٹی بین المذاہب و بین المسالک ہم آہنگی کے حوالے سے بھرپور کردار ادا کر رہی ہے جو قابل ستائش اور قابل قدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میتھوڈسٹ چرچ کی خوبصورتی سے ایک چیز صاف ظاہر ہے کہ ملک میں تمام مذاہب و مسالک سے رکھنے والے لوگ بھرپور طریقے سے اپنے مذہبی رسومات ادا کرنے میں آزاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام مذاہب و مسالک سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے مذاہب و مسالک کا احترام کریں جو کہ آئین پاکستان میں بھی موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی ہم آہنگی کے حوالے سے میتھوڈسٹ چرچ کے نمائندگان کے کردار کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو بھی اپنا مذہب و مسلک چھوڑنا نہیں اور دوسرے کے مذہب و مسلک کو چھیڑنا نہیں چاہیے۔

مختصر اشتہارات

تلاش گمشدہ

میرا قومی شناختی کارڈ بنام محمد ذیشان ولد محمد مشتاق کارڈ نمبر 5440195106273 اسلام آباد میں کہیں گم ہو گیا ہے جس کسی کو ملے 03412733463 پر اطلاع دیں

المشتہر: محمد ذیشان ولد محمد مشتاق

بقیہ 19

حب ریجن ظفر اقبال خان کی زیر صدارت کھلی کچہری کا انعقاد کیا گیا، جس میں شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور شہر کو درپیش مختلف مسائل سے متعلق آگاہ کیا۔ کھلی کچہری کے دوران شہریوں نے بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ، پانی کی قلت، ہسپتالوں میں طبی سہولیات کے فقدان اور شہر میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال سمیت دیگر مسائل کی نشاندہی کی۔ اس موقع پر ریجنل ڈائریکٹر صوبائی محتسب حب ریجن ظفر اقبال خان نے شہریوں کے مسائل سنے اور انہیں جلد حل کروانے کی یقین دہانی کرائی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کھلی کچہری کا مقصد عوامی مسائل کو سننا اور ان کے حل کیلئے عملی اقدامات کرنا ہے۔

بقیہ 20

اور تعلیمی ادارے بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں، پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے چیئرمین و رکن قومی اسمبلی کوئٹہ+لاہور (این این آئی) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے چیئرمین و رکن قومی اسمبلی خوشحال خان کاکڑ نے کہا ہے کہ امن، بھائی چارے، قومی برابری اور باہمی احترام کے فروغ میں طلبہ اور تعلیمی ادارے بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی مختلف قوموں، زبانوں اور ثقافتوں کے طلبہ کا مشترکہ مرکز ہے، جہاں قومی ہم آہنگی، رواداری اور بین الاقوامی و بین الصوبائی بھائی چارے کے فروغ دینے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ پشتون اور بلوچ طلبہ کیلئے مختص اسکالرشپس اور مخصوص نشستوں کو ختم کرنے کے بجائے ان میں اضافہ کیا جائے تاکہ دہشت گردی، بدامنی اور معاشی مشکلات سے متاثرہ علاقوں کے نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ پنجاب میں پشتون طلبہ کی جانب سے منعقدہ پیس اسپورٹس گالا کی اختتامی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔

بقیہ 21

ڈی آئی جی پشین، ڈی پی او اور دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ پشین کے قبائلی عمائدین اور علمائے کرام بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس کے دوران حکام نے پشین میں امن و امان کی صورتحال سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ اس موقع پر وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے کہا کہ پشین سمیت صوبے بھر میں عوام کی جان و مال کا تحفظ اور امن و امان برقرار رکھنا حکومت کی اولین ترجیح ہے

بقیہ 22

بروقت اقدام کے نتیجے میں ضلع لسبیلہ کے علاقے وندر کی رہائشی مستحق خاتون کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے تحت روکے گئے وظیفے کی رقم بحال کر کے فراہم کر دی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، ضیاء محمد گوٹھ، ڈاکخانہ وندر (ضلع لسبیلہ) کی رہائشی درخواست گزار مساۃ عابدہ نے وفاقی محتسب کے دفتر میں شکایت درج کرائی تھی کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت ملنے والا ان کا سہ ماہی وظیفہ بلا جواز روک دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے وہ اور ان کا خاندان انتہائی مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ وفاقی محتسب نے شکایت کا فوری نوٹس لیتے ہوئے BISP حکام کو نوٹس جاری کیے اور معاملے کی چھان بین شفاف تحقیقات کا حکم دیا۔

بقیہ 23

سے ملاقاتیں کیں اور ان کے مسائل و شکایات سنے۔ اس موقع پر انہوں نے بعض مسائل کے فوری حل کیلئے موقع پر ہی احکامات جاری کیے، جبکہ دیگر مسائل کے حل کیلئے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ اس موقع پر سردار کوہیار خان ڈومکی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی کی قیادت میں صوبائی حکومت عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی، تعلیم و صحت کے شعبوں کی بہتری اور ترقیاتی عمل کو مؤثر بنانے کیلئے اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی ضروریات کو ترجیح دینا اور پسماندہ علاقوں کی ترقی یقینی بنانا حکومت کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی عوامی خدمت، جمہوری اقدار اور عوامی مسائل کے حل پر یقین رکھتی ہے۔

بقیہ 24

،اس حوالے سے 3 آئینی درخواستیں پر عدالت عالیہ کے فیصلے موجود ہیں قرار داد کے حوالے سے نقطہ اعتراض پر مولانا ہدایت الرحمٰن کے اظہار خیال کے دوران اپوزیشن لیڈر میر یونس عزیز زہری اور مولانا ہدایت الرحمٰن کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ ہاتھا پائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اسپیکر بلوچستان اسمبلی عبدالخالق اچکزئی نے صوبائی اسمبلی کی کارروائی کے ایجنڈے میں شامل صوبے سے سرداری نظام کے خاتمے کی قرار داد نمٹادی نقطہ اعتراض پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا ہدایت الرحمٰن کا کہنا تھا کہ میں سرداری نظام کے حوالے قرارداد درست کر کے دوبارہ لاؤں گا، اس موقع پر قائد حزب اختلاف یونس عزیز زہری کا کہنا تھا کہ جب قرار داد نمٹا دی گئی ہے تو مولانا ہدایت الرحمٰن اس پر بات نہیں کر سکتے ہیں قائد حزب اختلاف کے ریمارکس پر مولانا ہدایت الرحمٰن اور یونس زہری کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ ہوا، دیگر اراکین کی مداخلت کے باعث دونوں کے درمیاں ہاتھا پائی ہوتے ہوتے رہ گئی

بقیہ 25

کرمشنر کہ حکمت عملی اپنانے کا حکم دے دیا ہے اور کمشنر لسبیلہ نے واضح کیا کہ حب کے صنعتی زون اور عام شہریوں کو پانی کے بحران سے بچانے کیلئے تمام محکموں کو ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا ہوگا۔

بقیہ 26

ہوئے۔ پریس کانفرنس کے دوران فیروز آباد سے تعلق رکھنے والے بلدیاتی نمائندوں، سیاسی کارکنان اور قبائلی عمائدین کی بڑی تعداد نے اپنی سابق جماعتوں سے علیحدگی اختیار کر لی اور 700 سے زائد افراد نے نیشنل پارٹی اور دیگر جماعتوں کو خیرباد کہہ کر جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا باضابطہ اعلان کیا۔ تمام شامل ہونے والے احباب نے اپوزیشن لیڈر بلوچستان اسمبلی میر یونس عزیز زہری کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے شمولیت اختیار کی ہے۔ شامل ہونے والے سیاسی رہنماؤں نے کہا کہ میر یونس عزیز زہری کی معتدل مزاج سیاسی قیادت اور ترقیاتی سوچ سے متاثر ہو کر عوام جوق در جوق جمعیت علماء اسلام کے قافلے میں شامل ہو رہے ہیں اور یہ جمعیت علماء اسلام کی عوام دوست طرز سیاست کا حسن ہے۔ شامل ہونے والے رہنماؤں نے کہا کہ آج عوامی نمائندے، سیاسی کارکنان اور قبائلی افراد جمعیت میں شامل ہو رہے ہیں جو جماعت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا واضح ثبوت ہے، آج کے اس عظیم الشان اجتماع کے بعد فیروز آباد مکمل طور پر جمعیت علماء اسلام کے نام ہو گیا ہے۔ اس موقع پر اپوزیشن لیڈر بلوچستان اسمبلی میر یونس عزیز زہری نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نئے شامل ہونے والے تمام ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں ان کی شمولیت سے جماعت مزید مضبوط ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ تمام شامل ہونے والے سیاسی رہنماء اور ورکرز نے پارٹی پر جو اعتماد کیا ہے وہ ان کیلئے باعث فخر ہے، وہ عوام کی امیدوں پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ میر یونس عزیز زہری نے کہا کہ عوام کے مسائل کے حل کیلئے اپنا کردار مزید فعال انداز میں ادا کرتے رہیں گے اور کسی کو مایوس نہیں کریں گے، شامل ہونے والوں میں نمایاں طور پر نیشنل پارٹی کے رہنماء و میونسپل کارپوریشن کے ممبر حاجی محمد مردوئی، حاجی محمد یوسف مردوئی، نیشنل پارٹی کے تحصیل آرگنائزنگ کمیٹی کے ممبر ممتاز مردوئی شامل ہیں۔

"کشمیر ہماری شہ رگ تھی اور رہے گی آزادی کی اس جدوجہد میں ہم اپنی کشمیری بہن بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔"
فیلڈ مارشل سید عاصم منیر
نشان امتیاز (ملٹری) ہلال جرات
چیف آف ڈیفنس فورسز، چیف آف آرمی سٹاف

"میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں کو مکمل ذمہ داری کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ ہم انہیں ان کا حق خودارادیت ملنے تک اپنی مکمل سفارتی، سیاسی اور اخلاقی حمایت فراہم کرتے رہیں گے۔"
محمد شہباز شریف
وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان
اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں سیشن سے خطاب

"میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں سے کہتا ہوں کہ حق خودارادیت کیلئے آپ کی جدوجہد میں آپ تنہا نہیں ہیں پاکستان مضبوطی سے آپ کے ساتھ کھڑا ہے۔"
آصف علی زرداری
صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

/GovtofPakistan
www.moib.gov.pk
وزارت اطلاعات ونشریات
حکومتِ پاکستان
URAAN PAKISTAN
PID(I)3824-D/26

یومِ سیاہ کشمیر
27 اکتوبر

پاکستان اور کشمیر
مضبوط رشتوں کی زنجیر

آصف علی زرداری
صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

یوم سیاہ کشمیر کے موقع پر ہم 27 اکتوبر 1947 کے دن کو گہرے افسوس کے ساتھ یاد کرتے ہیں، جب بھارتی فوج سری نگر میں داخل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی جموں و کشمیر کی تاریخ کا ایک طویل اور المناک باب شروع ہوا۔ یہ دن ہمیں کشمیری عوام کی دیرینہ خواہشات اور حقِ خودارادیت کے بنیادی اور ناقابلِ تنسیخ حق کے حصول کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد کا احساس دلاتا ہے۔

گزشتہ آٹھ دہائیوں سے غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہیں تشدد، جبر اور بنیادی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا سامنا رہا ہے۔ انصاف، عزت اور آزادی کے حصول کے لیے کشمیریوں کی نسل در نسل قربانیاں ان کی جدوجہد کا حصہ ہیں۔ مشکل حالات کے باوجود ان کا عزم اور ثابت قدمی ان کے مقصد کی پائیداری اور مضبوطی کا ثبوت ہے۔

27 اکتوبر 1947 سے غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام کئی دہائیوں سے تنازعات، پابندیوں اور بنیادی حقوق سے محرومی کا سامنا کر رہے ہیں۔ بنیادی آزادیوں پر مسلسل پابندیاں، فوجی موجودگی میں اضافہ، گرفتاریاں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی اطلاعات بدستور سنگین تشویش کا باعث ہیں۔ یہ صورتحال اس بات کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے کہ عالمی برادری اس معاملے پر مسلسل توجہ دے۔ 5 اگست 2019 کے بعد صورتحال مزید خراب ہوئی، جب بھارت نے یکطرفہ طور پر جموں و کشمیر کی آئینی اور قانونی حیثیت تبدیل کرنے کی کوشش کی۔

اس لیے یوم سیاہ کشمیر محض یاد منانے کا دن نہیں، بلکہ جموں و کشمیر کے تنازعے کے پُرامن اور منصفانہ حل کے عزم کی تجدید کا موقع بھی ہے۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن، استحکام اور خوشحالی کا گہرا تعلق اس دیرینہ تنازعے کے حل سے ہے۔ یہ حل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔

اس اہم موقع پر میں عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر تسلط جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال کا سنجیدگی سے نوٹس لیں، کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی کوششوں کی حمایت کریں اور جموں و کشمیر کے تنازعے کے منصفانہ، پُرامن اور دیرپا حل کے لیے مؤثر کردار ادا کریں۔

پاکستان غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام کی اخلاقی، سفارتی اور سیاسی حمایت جاری رکھے گا۔ ہم ہر مناسب بین الاقوامی فورم پر ان کی آواز بلند کرتے رہیں گے اور ان کی جائز خواہشات کی تکمیل کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

آج ہم کشمیری عوام کی بے شمار قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ یکجہتی کے عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔ پاکستان انصاف، امن، عزت اور حقِ خودارادیت کے حصول کی جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑا ہے۔

وہ دن دور نہیں جب جموں و کشمیر کے عوام اپنی خواہشات کے مطابق اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں گے اور جموں و کشمیر کا تنازعہ منصفانہ اور پُرامن حل کی جانب بڑھے گا۔

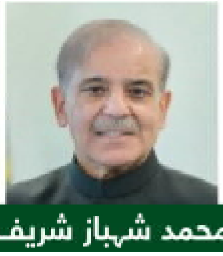

محمد شہباز شریف
وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

آج کا دن جموں و کشمیر کی تاریخ کے ایک المناک باب کی شروعات کی یاد دلاتا ہے جب 79 برس قبل بھارتی افواج سری نگر میں داخل ہوئیں۔ اس کے اثرات آج بھی اس خطے پر تاریک سائے پھیلائے ہوئے ہیں۔ اس روز سے اب تک جموں و کشمیر کے عوام کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں میں تسلیم شدہ، ناقابلِ تنسیخ حقِ خودارادیت کے حصول سے محروم رکھا گیا ہے۔

بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام نے بے پناہ مشکلات، مصائب اور جبر کا سامنا کیا ہے۔ اس کے باوجود اپنے بنیادی حقوق کے حصول کے لیے ان کی جرات، ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ نسل در نسل دی جانے والی قربانیاں، آزادی، وقار اور انصاف کے حصول کے لیے ان کی مستقل جدوجہد کا روشن ثبوت ہیں۔

بھارت کشمیری عوام کے جائز سیاسی اظہار کو دبانے اور ان کی امنگوں کی ترجمانی کرنے والی آوازوں کو خاموش کرانے کی مکروہ کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ کشمیری سیاسی رہنماؤں، کارکنوں اور انسانی حقوق کے محافظوں کی بدستور طویل قید باعثِ تشویش ہے۔ یہ صورتحال قانونی تقاضوں کی پاسداری، بنیادی آزادیوں کا احترام اور جموں و کشمیر کی مجموعی دگرگوں حالات پر عالمی برادری کی زیادہ توجہ کے متقاضی ہے۔

5 اگست 2019 سے بھارت نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں یک طرفہ اقدامات کا ایک سلسلہ اختیار کر رکھا ہے، جن میں بنیادی آزادیوں پر وسیع پیمانے پر پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔

ان اقدامات نے اس علاقے کی سیاسی، قانونی اور آبادیاتی حیثیت کو متاثر کیا ہے اور جن کی جانب عالمی سطح پر سنجیدہ توجہ کی ضرورت ہے۔

پاکستان مسلسل اس بات پر زور دیتا آیا ہے کہ ان اقدامات سے بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قابلِ اطلاق قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔

جموں و کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف واضح، مستقل اور اصولی ہے۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن و استحکام کا قیام جموں و کشمیر کے تنازعے کے منصفانہ اور پُرامن حل کے بغیر ممکن نہیں، ایسا حل جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق ہو۔

اس موقع پر، میں ان بے شمار کشمیری مرد و خواتین اور بچوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے حقوق کے حصول کے لیے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ ان کی کوششیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ جبر و استبداد کے ذریعے کشمیری عوام کی امنگوں کو دبایا نہیں جاسکتا۔

یوم سیاہ، جموں و کشمیر کے موقع پر حکومت اور پاکستان کی عوام، بھارت کے غیر قانونی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ اپنی غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کرتی ہے۔ پاکستان کشمیری عوام کی اخلاقی، سفارتی اور سیاسی حمایت جاری رکھے گا اور ہر قومی و بین الاقوامی فورم پر ان کے جائز حقوق کے لیے آواز بلند کرتا رہے گا۔

دعا ہے کہ جموں و کشمیر کے عوام کو پائیدار امن، وقار اور سلامتی پر مبنی مستقبل نصیب ہو اور ان کی امنگیں، بشمول حقِ خودارادیت، پوری ہوں۔

محمد اسحاق ڈار
نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ، اسلامی جمہوریہ پاکستان

یوم سیاہ جموں و کشمیر کے موقع پر، ہم 27 اکتوبر 1947 کے ان واقعات کو یاد کرتے ہیں جب بھارتی فوج سرینگر میں داخل ہوئی، جس سے جموں و کشمیر کی تاریخ کے ایک طویل اور دردناک باب کا آغاز ہوا۔ تقریباً آٹھ دہائیاں گزرنے کے بعد بھی بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر (IIOJK) کے عوام اس دیرینہ تنازعے کے نتائج بھگت رہے ہیں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں میں تسلیم شدہ اپنے حقِ خودارادیت سے محروم چلے آ رہے ہیں۔

بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام دہائیوں سے بنیادی آزادیوں پر پابندیوں، انسانی حقوق کی پامالیوں اور گہرے آلام و مصائب کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان تمام تر صعوبتوں کے باوجود ان کا عزم، شجاعت اور استقامت غیر متزلزل ہے۔ کشمیریوں کی نسلوں کی قربانیاں ان کی انصاف، امن اور اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کے حق کے لیے مسلسل جدوجہد کی عکاس ہیں۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے جموں و کشمیر پر متعدد قراردادیں منظور کیں جن میں عوام کی منشا کے مطابق پُرامن تصفیے پر زور دیا گیا ہے۔ پاکستان کا مسلسل موقف ہے کہ یہ قراردادیں تنازع کے حل کے لیے مرکزی ہیں اور اس طویل المدتی تنازع کے منصفانہ، پُرامن اور پائیدار تصفیے کے لیے بین الاقوامی برادری کا کردار انتہائی اہم ہے۔

5 اگست 2019 کے بھارتی یکطرفہ اقدامات کے بعد مقبوضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال پر بین الاقوامی تشویش میں اضافہ ہوا ہے۔ بعد ازاں کی گئی قانون سازی اور انتظامی اقدامات، بنیادی آزادیوں پر قدغنوں، آبادیاتی اور سیاسی تبدیلیوں، اور کشمیری سیاسی رہنماؤں اور سرگرم کارکنوں کی مسلسل نظر بندی نے مقبوضہ علاقے کے عوام میں عدم تحفظ اور احساسِ محرومی کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ ان اقدامات نے بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کے متعلقہ عالمی معیار کے تحت سنجیدہ سوالات کو جنم دیا ہے۔

اقوام متحدہ کے متعلقہ اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سمیت بین الاقوامی برادری نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں شہریوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک اور انسانی حقوق کی مجموعی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ یہ خدشات عالمی برادری کی جانب سے مسلسل توجہ اور عملی اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

تاہم مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام ان شدید مظالم کے باوجود پرعزم ہیں۔ اپنے بنیادی حقوق کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد اس بات کی یاد دہانی ہے کہ کسی قوم کی امنگوں کو جبر اور تشدد کے ذریعے نہیں دبایا جا سکتا۔ ان کی قربانیاں اور حقِ خودارادیت کے لیے جدوجہد بین الاقوامی برادری کی توجہ کی مستحق ہے۔

اس موقع پر، پاکستان بین الاقوامی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کے مصائب کے خاتمے اور ان کے بنیادی حقوق کے احترام کے فروغ کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ جموں و کشمیر تنازع کے پُرامن حل کے لیے بین الاقوامی سطح پر مسلسل اور معنی خیز کوششیں ناگزیر ہیں۔

پاکستان، بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کے لیے اپنی غیر متزلزل سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔ ہم ہر متعلقہ بین الاقوامی فورم پر ان کی آواز بلند کرتے رہیں گے اور جموں و کشمیر تنازع کے پُرامن و منصفانہ حل کی وکالت جاری رکھیں گے۔

انجینئر امیر مقام
وفاقی وزیر برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان و سیفران

27 اکتوبر 1947ء کے واقعات کی یاد تازہ کرنے کے لیے یوم سیاہ جموں و کشمیر ہر سال منایا جاتا ہے۔ اس روز بھارتی فوجیں سری نگر میں داخل ہوئیں، جس کے نتیجے میں ایک ایسا تنازع شروع ہوا جو 79 سال گزرنے کے باوجود آج تک حل نہیں ہو سکا۔ یہ دن کشمیری عوام کی مشکلات، قربانیوں اور جدوجہد کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے کیے گئے بین الاقوامی وعدوں، بالخصوص حقِ خودارادیت، کی تجدید کا دن بھی ہے۔

تقریباً آٹھ دہائیوں سے غیر قانونی بھارتی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام طویل سیاسی بے یقینی، بنیادی آزادیوں پر پابندیوں اور انسانی حقوق سے متعلق سنگین مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود کشمیری عوام نے نسل در نسل غیر معمولی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنی شناخت، عزت و وقار اور سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ ان کی قربانیاں احترام کے ساتھ یاد رکھنے کے لائق ہیں اور ان کی آواز کو سنا جانا چاہیے۔

5 اگست 2019ء کے بعد ہونے والے واقعات نے مسئلہ جموں و کشمیر کو مزید سنگین اور تشویشناک صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے۔ یک طرفہ طور پر آئینی اور انتظامی ڈھانچے میں تبدیلیاں، سیاسی سرگرمیوں اور بنیادی آزادیوں پر پابندیاں، طویل عرصے تک گرفتار رکھنا اور ایسے اقدامات جن سے علاقے کی آبادی اور سیاسی حیثیت متاثر ہونے کا خدشہ ہے، کشمیری عوام کے مستقبل کے حوالے سے تشویش میں اضافہ کر رہے ہیں۔ ان اقدامات کو جموں و کشمیر کی حیثیت اور اس تنازع کے بین الاقوامی پہلو سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔

مسئلہ جموں و کشمیر کے حوالے سے پاکستان کا موقف اصولی اور مستقل ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ کوئی بھی یک طرفہ اقدام ایک بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ تنازع کی بنیادی نوعیت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس مسئلے کا پائیدار حل پُرامن، منصفانہ اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسلسل کشیدگی بھی اس بات کو واضح کرتی ہے کہ جنوبی ایشیا میں عدم استحکام کی بنیادی وجوہات کو حل کرنا کتنا ضروری ہے۔ خطے میں امن کے قیام کے لیے مسلسل سفارتی کوششیں، بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احترام اور مسئلہ جموں و کشمیر کے حل کے لیے بامعنی اقدامات ناگزیر ہیں۔ عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ، کو چاہیے کہ وہ امن کے فروغ اور اس دیرینہ تنازع سے متاثرہ عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہے۔

یوم سیاہ جموں و کشمیر کے موقع پر میں کشمیری عوام کی ان نسلوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے بے پناہ مشکلات برداشت کیں اور عظیم قربانیاں دیں۔ میں ان خاندانوں کے ساتھ بھی یکجہتی کا اظہار کرتا ہوں جو آج تک اس غیر حل شدہ تنازع کے اثرات اور مشکلات برداشت کر رہے ہیں۔

وفاقی وزیر برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان و سیفران کی حیثیت سے میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے غیر قانونی بھارتی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام کی مسلسل سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کے عزم کا اعادہ کرتا ہوں۔ ہم کشمیری عوام کے جائز حقوق کے لیے آواز بلند کرتے رہیں گے اور عالمی برادری کے سامنے ان کے مسائل اور خدشات کو اجاگر کرتے رہیں گے۔

یوم سیاہ جموں و کشمیر صرف ماضی کو یاد کرنے کا دن نہیں بلکہ یہ ہمیں اپنی اجتماعی ذمہ داری کا احساس بھی دلاتا ہے کہ ہم ایسے مستقبل کے لیے کوششیں جاری رکھیں جس میں غیر قانونی بھارتی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام امن، تحفظ اور عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا حق حاصل ہو۔

عطاء اللہ تارڑ
وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات

27 اکتوبر یوم سیاہ کشمیر ہمیں اس تاریخی دن کی یاد دلاتا ہے جب 1947ء میں بھارتی افواج نے جموں و کشمیر میں داخل ہو کر کشمیری عوام کو ان کے بنیادی حقِ خودارادیت سے محروم رکھنے کے ایک طویل سلسلے کا آغاز کیا۔

کشمیری عوام کی قربانیاں، استقامت اور حقِ خودارادیت کے لیے ان کی جدوجہد تاریخ کا روشن باب ہیں۔ تمام تر مظالم اور مشکلات کے باوجود کشمیری عوام کے عزم کو کمزور نہیں کیا جا سکا۔

پاکستان کشمیری عوام کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھنے کے عزم پر قائم ہے۔ ہم عالمی برادری اور اقوام متحدہ پر زور دیتے ہیں کہ وہ کشمیری عوام کو ان کا تسلیم شدہ حقِ خودارادیت دلانے اور مقبوضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔

مسئلہ جموں و کشمیر کا منصفانہ اور پائیدار حل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق ہی ممکن ہے۔

کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی میں ان کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں اور اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کی حمایت جاری رکھے گا۔

یومِ سیاہ کشمیر
حقِ خودارادیت کی جدوجہد اور عالمی ضمیر کا امتحان

تحریر: سید مجتبیٰ رضوان

27 اکتوبر کشمیری عوام کی تاریخ کا وہ سیاہ دن ہے جب 1947ء میں بھارتی افواج سری نگر میں داخل ہوئیں۔ یہ دن کشمیری عوام کے لیے دکھ، کرب اور جدوجہد کی علامت بن چکا ہے۔ ہر سال دنیا بھر میں مقیم کشمیری اور پاکستانی اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں تاکہ عالمی برادری کو یاد دلایا جاسکے کہ کشمیر کا مسئلہ آج بھی حل طلب ہے اور کشمیری عوام اپنے بنیادی حق، یعنی حقِ خودارادیت، کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

تقسیم برصغیر کے وقت ریاست جموں و کشمیر ایک متنازع خطہ بن گئی۔ اس وقت کے حالات، ریاست کے مستقبل سے متعلق فیصلوں اور بھارتی افواج کی آمد نے ایسے تنازعے کو جنم دیا جس کے اثرات آج تک جنوبی ایشیا کی سیاست، امن اور سلامتی پر مرتب ہو رہے ہیں۔ کشمیری عوام کی خواہشات کو مرکزی اہمیت دیے بغیر اس مسئلے کا پائیدار حل ممکن نہیں۔

اقوام متحدہ نے کشمیر کے تنازعے پر متعدد قراردادیں منظور کیں، جن میں کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دینے کے اصول کو تسلیم کیا گیا۔ پاکستان کا موقف ہے کہ ان قراردادوں پر عمل درآمد کیا جائے اور کشمیری عوام کو آزادانہ طور پر اپنی رائے دینے کا موقع فراہم کیا جائے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مسئلے کو محض سفارتی بیانات تک محدود نہ رکھے بلکہ منصفانہ اور پائیدار حل کے لیے مؤثر کردار ادا کرے۔

کشمیر کی جدوجہد صرف ایک خطے کی سیاسی حیثیت کا معاملہ نہیں بلکہ انسانی حقوق، آزادی اور انسانی وقار سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ مختلف ادوار میں بھارتی زیر انتظام جموں و کشمیر میں گرفتاریوں، نقل و حرکت پر پابندیوں، مواصلاتی بندشوں اور شہری آزادیوں سے متعلق سنگین خدشات سامنے آتے رہے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بین الاقوامی اداروں نے بھی مختلف مواقع پر ان معاملات پر تشویش ظاہر کی ہے۔ ان الزامات اور خدشات کی شفاف تحقیقات اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری ضروری ہے۔

5 اگست 2019ء کو بھارت کی جانب سے جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کرنے کے فیصلے نے تنازعے کو ایک نئی جہت دی۔ پاکستان نے اس اقدام کو مسترد کرتے ہوئے کشمیری عوام کے حقوق اور خواہشات کو نظرانداز کرنے کے مترادف قرار دیا۔ اس فیصلے کے بعد خطے کی سیاسی صورتِ حال، شہری آزادیوں اور مستقبل کے حوالے سے بحث مزید شدت اختیار کر گئی۔ مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ کشمیری عوام کی حقیقی نمائندگی اور ان کی خواہشات کو اہمیت دی جائے۔

یوم سیاہ کشمیر ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ آزادی اور انصاف کی جدوجہد آسان نہیں ہوتی۔ کشمیری عوام نے طویل عرصے سے مشکلات برداشت کی ہیں اور اپنے مستقبل کے فیصلے میں شرکت کا مطالبہ برقرار رکھا ہے۔ ان کی قربانیوں اور مشکلات کو سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر انسانی ہمدردی کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان نے ہمیشہ کشمیری عوام کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان کا موقف ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔ پاکستان عالمی فورمز پر اس مسئلے کو اجاگر کرتا رہا ہے اور انسانی حقوق کی صورتِ حال کی طرف بین الاقوامی توجہ مبذول کرانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

تاہم اس مسئلے کے پائیدار حل کے لیے صرف بیانات کافی نہیں۔ پاکستان سمیت تمام متعلقہ فریقوں کو ایسے اقدامات کی حمایت کرنی چاہیے جو کشیدگی میں کمی، مکالمے کے فروغ اور انسانی حقوق کے تحفظ میں مدد دیں۔ تنازعے کے حل کے لیے سنجیدہ مذاکرات، باہمی اعتماد اور بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ، کو چاہیے کہ وہ کشمیر سے متعلق اپنی قراردادوں اور انسانی حقوق کے اصولوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو مؤثر انداز میں ادا کرے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق شکایات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جانا چاہیے اور شہریوں کو بنیادی آزادیوں، تعلیم، صحت اور محفوظ زندگی کے مواقع میسر ہونے چاہییں۔

کشمیر کا تنازعہ جنوبی ایشیا کے امن و استحکام سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی صلاحیت رکھنے والے ممالک ہیں، اس لیے کسی بھی قسم کی کشیدگی پورے خطے کے لیے خطرات پیدا کر سکتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ضروری ہے کہ اختلافات کو طاقت کے بجائے مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ امن کی کوششیں اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہیں جب انصاف، برابری اور عوامی خواہشات کو بنیادی حیثیت دی جائے۔

یوم سیاہ کشمیر کا پیغام واضح ہے کہ کسی بھی تنازعے کا مستقل حل عوام کی خواہشات کو نظرانداز کر کے ممکن نہیں۔ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کے فیصلے میں حقیقی کردار ملنا چاہیے اور ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جانا چاہیے۔ عالمی برادری کو اس مسئلے پر توجہ برقرار رکھتے ہوئے عملی اقدامات کی حمایت کرنی چاہیے۔

27 اکتوبر ہمیں کشمیری عوام کے دکھوں، قربانیوں اور ان کی مسلسل جدوجہد کی یاد دلاتا ہے۔ یہ دن عالمی ضمیر کے لیے بھی ایک سوال ہے کہ کیا آزادی، انصاف اور انسانی حقوق کے اصول ہر قوم کے لیے یکساں اہمیت رکھتے ہیں؟ کشمیر میں پائیدار امن اسی وقت ممکن ہوگا جب تنازعے کا منصفانہ حل تلاش کیا جائے، انسانی حقوق کا احترام کیا جائے اور کشمیری عوام کی جائز خواہشات کو تسلیم کیا جائے۔

URAAN PAKISTAN
وزارتِ اطلاعات ونشریات
حکومتِ پاکستان
/GovtofPakistan
www.moib.gov.pk